Digitized By eGangotri

نِراکار

عُمر فرحت

درخشاں پبلی کیشنز 115 آزاد بستی، ویسٹ نٹی پورہ، سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عمر فرحتؔ کا تعلق جموں کشمیر کے دل فریب کوہستانی سرحدی مقام راجوری سے ہے۔ اس کے گرم جوان خون میں محبتوں کی ولولہ انگیزیاں اور قلب و روح میں انسانیت کے رستے زخموں کی سوزش اور کسک موجود ہے۔ وہ بڑی معصوم چاہتوں والا پہاڑی جیالا ہے۔

"نِرا کار" کی وساطت سے وہ شاید راجوری کا پہلا ناول نگار ادبی دُنیا میں متعارف ہو رہا ہے۔ خدا اس کی نوجوان حسرتوں اور اُمنگوں کو شاداب رکھے۔

(آمین)

پروین کمار اشکؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُردُو ادب کی اُبھرتی ہوئی
خوبصورت آواز
سلیم سالک صاحب
کے لئے محبتوں کے ساتھ
برائے اظہارِ خیال

عمر فرحت
۱۱ فروری ۱۱

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ناولٹ

نِرا کار

عمر فرحت

ناشر: درخشاں پبلی کیشنز 115 آزاد بستی ویسٹ نٹی پورہ سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

© محمد عمر فرحت
Digitized By eGangotri

نام کتاب	:	نِراکار
مُصنف	:	عمر فرحت
ترتیب وتزئین	:	پرویز مانوس
نوعیت	:	ناولٹ
صفحات	:	112
قیمت	:	۳۰۰ روپے
تعداد	:	۵۰۰ عدد
سن اشاعت	:	دسمبر ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ	:	وسیم احمد
سرورق	:	بشیر احمد
طباعت	:	[redacted]
پتہ	:	نزد آئی ٹی آئی وارڈ نمبر 4 راجوری

نوٹ:

اس ناولٹ میں ظاہر کیے گئے نام، کردار اور واقعات سو فیصد فرضی ہیں اگر اتفاق سے کوئی نام، کردار یا واقعات کسی سے مناسبت رکھتے ہوں تو مصنف پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔

مصنف

Shmil Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

© محمد عمر فرحت
Digitized By eGangotri

نام کتاب	:	نِرا کار
مُصنف	:	عمر فرحت
ترتیب وتزئین	:	پرویز مانوس
نوعیت	:	ناولٹ
صفحات	:	112
قیمت	:	۳۰۰ روپے
تعداد	:	۵۰۰ عدد
سن اشاعت	:	دسمبر ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ	:	وسیم احمد
سرورق	:	بشیر احمد
طباعت	:	[redacted]
پتہ	:	نزد آئی ٹی آئی وارڈ نمبر 4 راجوری

نوٹ:

اس ناولٹ میں ظاہر کئے گئے نام، کردار اور واقعات سو فیصد فرضی ہیں اگر اتفاق سے کوئی نام، کردار یا واقعات کسی سے مناسبت رکھتے ہوں تو مصنف پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔

مصنف

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

انتساب

اپنے مرحوم و مغفور ماموں

شفیق احمد مسعودؔ

کے نام

جن سے تحریک پا کر میں نے لکھنا سیکھا

اللہ سبحان و تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے

مُصنف

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیش لفظ

تقسیم ملک سے پہلے پونچھ کو ریاست جموں و کشمیر کا حصہ ہونے کے باوجود ایک چھوٹی سی ریاست کا درجہ حاصل تھا۔ اس چھوٹی سی ریاست کا وجود سن 850 عیسوی میں عمل میں لایا گیا تھا۔ ہندو راجاؤں کے دور حکومت میں سنسکرت زبان رائج تھی پھر مسلمان حکمرانوں کے دور میں فارسی زبان کو اہمیت ملی یہاں تک کہ فارسی زبان کو ہی سرکاری زبان کا درجہ ملا۔ اس کے بعد راجہ بلدیو سنگھ کے دورِ اقتدار میں اردو زبان کی جانب توجہ دی گئی۔ 1919 عیسوی میں راجہ بلدیو سنگھ کے انتقال کے موقع پر ایک ہائی اسکول اور تین مڈل اسکولوں کے علاوہ 77 پرائمری اسکولوں میں اردو زبان میں ہی تعلیم و تدریس کا کام انجام دیا جا رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اردو زبان ریاست پونچھ میں اپنے قدم جمانے میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

کامیاب رہی، تقسیم ملک کے بعد ریاست پونچھ کا وجود ہی ختم ہوگیا۔ راجہ مہاراجوں کے دور اقتدار کا خاتمہ ہوگیا اور پھر پونچھ کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ ضلع پونچھ اور ضلع راجوری لیکن اس بات سے انکار کی گنجائش نہیں کہ ریاست جموں وکشمیر کے یہ دونوں اضلاع ادبی، علمی، تعلیمی اور ثقافتی تعلق سے مالا مال رہے ہیں اور اس سرزمین نے نہ صرف نامور ادیبوں، شاعروں، قلمکاروں اور صحافیوں کو متعارف کرایا بلکہ یہ سرزمین اپنی سندرتا، اپنی خوبصورتی اور اپنی دلکشی و دلفریبی کی وجہ سے ریاست کی ایک اہم حصہ تصور کی جاتی ہے، یہاں کے پہاڑ تاریخی اُتار چڑھاؤ کی بڑی بڑی اور دلچسپ کہانیاں اپنے خاموش ہونٹوں سے سنانے کے لئے ہر وقت بے تاب اور بے قرار نظر آتے ہیں۔ یہاں کی سیاسی زندگی بھی ہمیشہ سے ہی بڑی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ پونچھ اور راجوری نے تاریخ ساز سیاسی شخصیات کو جنم دیا ہے۔ سرزمین پونچھ اور راجوری سے تعلق رکھنے والے قلمکاروں نے اردو زبان وادب کی ترقی وترویج کیلئے ان گنت تخلیقی امور سرانجام دیئے ہیں اور دے رہے ہیں۔ آج کے دور میں بھی راجوری سے تعلق رکھنے والے قلمکار جیسے ڈاکٹر صابر مرزا، فاروق مضطر، خورشید بسمل، شہباز راجوروی اور فدا راجوروی اپنی تخلیقات سے اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ البتہ ضلع راجوری میں افسانہ نگاروں کی کمی سے انکار کی گنجائش نہیں۔ راجوری کے مقابلے میں پونچھ سے تعلق رکھنے والے افسانہ نگاروں کی تعداد کچھ زیادہ ہی ہے اور وہ خوبصورت افسانوی ادب تخلیق کرنے میں مصروف ہیں۔ میری معلومات کے مطابق راجوری سے ابھی تک صرف محترمہ زعنفر کھوکھر کا ایک افسانوی مجموعہ شائع ہوا ہے اور اب محمد عمر فرحت اپنا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

ناولٹ ''نراکار'' پیش کر رہے ہیں۔ یہ نہ صرف محمد عمر فرحتؔ کا پہلا ناولٹ ہے بلکہ ضلع راجوری سے شائع ہونے والا پہلا ناولٹ بھی.....!

Digitized By eGangotri

محمد عمر فرحتؔ ایک جواں سال اور جوان فکر افسانہ نگار ہیں۔ آنے والے دنوں میں قلم پر ان کی گرفت جس قدر مضبوط ہوتی جائے گی اُن کی تحریروں میں بھی ایک نیا رنگ اور ایک نیا انداز اُبھرتا جائیگا۔ میری دعائیں اور نیک خواہشات اُن کے ساتھ ہیں۔

نور شاہ

سرینگر

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

نئی کونپل۔نئی خوشبو

یہ ۸۸۔۱۹۸۷ کی بات ہے جب میرے افسانے ہندوستان کے کثیرالاشاعت روزنامہ ہندسماچار کے افسانہ ایڈیشن میں مسلسل چھپ رہے تھے۔ اُن دنوں جموں وکشمیر کے پونچھ خطے سے چند ہی نوجوان افسانے کی صنف کو زندہ رکھے ہوئے تھے۔

انہی دنوں ایک اور نام ہندسماچار کے ادبی صفحے کی زینت بننے لگا اس کے افسانے پڑھ کر اس بات کا علم ہوا کہ ابھی بھی ضلع راجوری میں تند و تیز ہوائیں چلنے کے باوجود ادب کی شمع جلنے کا حوصلہ رکھتی ہے اور ادبی پروانے اس کا طواف کرنے میں محو ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ اجنبی نام ریاست جموں کے ادبی حلقوں میں اپنی پہچان بنانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس وقت الطاف کشتواڑی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھی راجوری سے ہی لکھتے تھے ان کی اس شخص سے گہری وابستگی تھی اور اکثر دونوں ساتھ ساتھ چھپتے تھے۔ اس نوجوان افسانہ نگار کا نام شفیق احمد مسعودؔ تھا۔ اس کے افسانے پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ مستقبل میں ضرور یہ جموں وکشمیر کا نام روشن کرے گا۔ لیکن موت اور حیات تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۹۸۹ء میں ریاست کے حالات نے ایسی کروٹ بدلی کہ چاروں سمت مایوسی کے اندھیرے پھیل گئے۔ وحشت بھری آندھی سے کئی پھلدار پیڑ جڑوں سمیت اُکھڑ گئے۔ بارود اور گولیوں کی گن گرج سے ساری ریاست دہل اُٹھی۔ مایوسی اور ناامیدی کی بادِ صرصر نے مستقبل کے تمام خوابوں کو ملیامیٹ کر دیا۔

اسی طرح کی آندھی کے ایک جھونکے نے شفیق احمد مسعودؔ کی زندگی کا چراغ گل کر دیا اور اس طرح ہم سے مستقبل کا ایک ایسا ادیب جس کے وجود میں ہم پریم چند، کرشن چندر اور ٹھاکر پونچھی کا عکس دیکھتے تھے ہم سے چھن گیا اور عکس بھرا یہ آئینہ چور چور ہو گیا اور ہزاروں دل اس کی یاد میں رنجیدہ ہو گئے۔

اکثر پیڑ کاٹنے کے بعد زمین کے اندر اس کی جڑیں رہ جاتی ہیں اور کئی سالوں کے بعد انہیں جڑوں سے کہیں نہ کہیں پیڑ کا وجود سر ابھارتا ہے۔ اسی طرح پچھلے دو تین برس سے راجوری کا ایک اور نام ہندوستان سے چھپنے والے مختلف جریدوں میں نظروں سے گزرتا رہا۔ خوشی ہوئی کہ ادب کی شمع ابھی تک راجوری میں ضوفشاں ہے۔ اس کی تحریروں کو پڑھ کر یہی احساس ہوا کہ یہ لڑکا راجوری میں ادب کی بجھتی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دے کر پھر سے وہاں کی قلموں کو انگاروں سے بھر دے گا اور ضلع راجوری کو پھر سے اپنا کھویا ہوا ادبی وقار واپس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دلانے میں کامیابی پائے گا۔ جہاں کبھی ''انجمن خدام ادب'' کے منعقد کردہ مشاعروں میں ہم بھی بڑے فخر سے شرکت کرتے تھے۔ جہاں خورشید جانم، اسلم مرزا، مہاراجکر سنگھ ایشر، چونی لعل شعلہ، فاروق مضطر، شاہباز راجوروی، صابر مرزا جیسے شاعروں اور ادیبوں کے نام گونجتے تھے۔ میری مراد نوعمر قلمکار محمد عمر فرحت سے ہے۔ دراصل یہ عمر اسی شفیق احمد مسعود کا بھانجا ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اسی طرح ادب نئی نسلوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ تھمتا ضرور ہے کہیں رُکتا نہیں۔ عمر فرحت جو کہ ایم اے اردو کا طالب علم ہے اپنے ماموں سے تحریک پا کر اسی ڈگر پر چل پڑا ہے اسے ادب کے ساتھ جنون کی حد تک لگاؤ ہے۔ اس کم عمری میں بھی اس کی اکثر چیزیں معیاری ہوتی ہیں اور وہ بیک وقت بھوپال سے شائع ہونے والے رسالے ''انتساب'' جاوید انور کی ادارت میں نکلنے والے ''تحریک ادب'' کشمیر سے نکلنے والے رسالے ''لفظ لفظ'' کشمیر سے ہی ابن اسماعیل کی ادارت میں نکلنے والے رسالے ''بزم ادب'' جیسے رسالوں میں اس کی تحریریں چھپ کر عوام سے داد تحسین حاصل کرتی ہیں۔ اُن کا زیادہ میلان نثر کی طرف سے ہے لیکن دل کو بہلانے کیلئے وہ کبھی کبھی شاعری کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ اس وقت جبکہ ریاست جموں و کشمیر میں ناول نگاری کی لَو اس دیئے کی طرح پھڑ پھڑا رہی ہے جس کا تیل وقت کے حرص ہوس کی نذر ہو چکا ہے۔ اس نوجوان قلمکار نے ناول نگاری کی طرف اپنی توجہ مبذول کر کے امید کی نئی کرن جگادی ہے۔ ماضی کے ناول نگاروں کی روح کو سکون بخشا ہے۔

جموں و کشمیر میں ماضی میں بھی ناول کی تاریخ تابناک رہی ہے اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہاں کے ناول نگاروں نے اردو کی اس صنف کو جلا بخشی اور پختہ نثر نگاری سے ملک اور بیرون ملک میں بھی ریاست کا نام روشن کیا اس دور میں جن ناول نگاروں نے اس صنف کی زلفیں سنواریں ان میں مولانا چراغ حسن حسرت نے ''سندباد جہازی'' لکھ کر برصغیر میں تہلکہ مچا دیا اس کے بعد کرشن چندر جنہوں نے ''شکست''، ''میری یادوں کے چنار'' اور مٹی کے صنم لکھ کر ناول کے وجود کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا ان کے کئی ناولوں کا کئی غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا۔ ٹھاکر پونچھی کا ڈیڈی۔ وادیاں اور ویرانے۔ زلف کے سر ہونے تک۔ پیاسے بادل، کلیوں کا مزار ''اب میں وہاں نہیں رہتا'' اور دیگر کئی ناول اس کے علاوہ کرشن چندر کے برادر اصغر مہندر ناتھ نے بھی آدمی اور سکے۔ پیار کا موسم۔ پتھر کے بت۔ لیڈر۔ اسکینڈل جیسے ناول لکھ کر اردو ادب کی خدمت کی۔ اس کے علاوہ سرلا دیوی ہمشیرہ کرشن چندر نے بھی کئی ناول لکھے۔ اس کے بعد ریاست کے معروف قلمکار نور شاہ نے اس صنف کو اپنے خون سے سینچا اور اپنے زورِ قلم سے اردو ادب کو کئی ناول دیئے جن میں ''نیلی جھیل کالے سائے''، ''پائل کی زنجیر''، ''برف اور سناٹے'' جیسے خوبصورت ناول دیئے اُن کے علاوہ کشمیر کی دھرتی کے ہی ایک اور مشہور ناول نگار خواجہ فاروق رینزو نے اس فن کو زندہ رکھا اور اردو ادب کی جھول میں ''ڈوبتے کنارے''، ''زخموں کی سالگرہ''، ''گرتی بلندیاں'' اور ''جہلم بہتا رہا'' جیسے ناول ڈال کر اپنی تحریروں کا لوہا منوایا۔ جموں میں بھی آنند لہر نے اگلی عید سے پہلے ''یہی سچ ہے'' اور ''کچھ مجھ سے کہا ہوتا'' جیسے ناول اردو ادب کو دیئے مالک رام آنند نے بھی، نئے دن پرانے سال، دہکتے پھول، شبنم آنکھیں اور اپنے وطن میں اجنبی جیسے ناول اردو

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ادب کو دیئے لیکن اب اس صنف کی طرف نئی نسل کی توجہ دینے کیلئے ضروری ہوگیا ہے کہ ناولٹ لکھ کر ان میں دلچسپی پیدا کی جائے کیونکہ اب یہ صنف محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی اس صنف کو اپنے شوق لگن اور خلوص سے آگے بڑھانا چاہتا ہے تو یہ اردو ادب اور خاص کر ناول کی صنف کیلئے ایک خوش آئند قدم ہے۔

عمر فرحتؔ بھی اسی کارواں کا ایک فرد ہے جس نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثر کی طرف بھی خاص دھیان دیا ہے اس کو پڑھ کر میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ باز کے بچے کی پہلی اُڑان دیکھ کر یہ کبھی نہیں سوچنا چاہئے کہ وہ کتنی دور تک اُڑا بلکہ اس کا حوصلہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کتنی بلندی تک اُڑنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔

اگرچہ ''نِرا کار'' عمر فرحتؔ کا روایتی انداز میں لکھا گیا پہلا ناولٹ ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ عمر انسانی زندگی کے روزمرہ کے مسائل کو مدنظر رکھ بھی قلم ضرور اُٹھائے گا اسے سماج میں پھیلی ہوئی بدعتوں سے لڑنا ہے۔ اسے عصری حالات کا اپنی قلم سے مقابلہ کرنا ہے، آج اس نے ادب کے خلاء میں پہلی اڑان بھری ہے اس کی ہمت اور حوصلہ بتاتا ہے کہ جلد ہی وہ آسمان کی بلندیوں کو چھوئے گا۔

عمر کو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشینی کر لینی چاہئے کہ ادب کے راستے میں اسے کانٹوں اور تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑیگا۔ یہاں حوصلہ افزائی کرنے والے کم اور حوصلہ شکنی کرنے والے زیادہ ہیں۔ خوبیاں دیکھنے والے کم اور خامیاں پکڑنے والے زیادہ ہیں اس لئے اسے کانٹوں کی چبھن اور تنقید کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

ان کا یہ ناولٹ پڑھ کر اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے ذہن پر اسلامی ادب کا خاصا اثر ہے۔ اس کی ایک مثال اس ناولٹ کا یہ اقتباس ہے ملاحظہ فرمایئے:

''صوفیہ! میں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے خیالات بدلو؟''۔

''آپ ایسا کہہ بھی کیونکر سکتے ہیں؟ میں الحمدللہ ایک مسلمان لڑکی ہوں اسلامی اقدار پر یقین رکھتی ہوں جہاں تک ہو سکے ان پر عمل بھی کرتی ہوں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کے خیالات کو سن کر، جانتے بوجھتے ایک اندھی کھائی کی جانب بڑھوں''۔

اندھی کھائی؟ میں نے کب کہا کہ میں کرسچن ہوں یا ہندو ہوں؟ بھئی میرا تعلق تو تمہارے مذہب سے ہی ہے نا''۔

''صرف زبانی طور پر ایک مسلمان ہونے کی کچھ شرائط ہوتی ہیں سلیم صاحب''۔

''مثلاً؟'' اس نے بھنویں اچکائیں

''آپ کو معلوم ہے کہ آپ مسلمان کیوں ہیں؟'' اس نے اسے توحید اور ایمان کے دوسرے نکات سمجھانے کی بجائے الٹا اسے پوچھ لینا زیادہ مناسب سمجھا

''ہاں اسلام اچھا مذہب ہے بہت سی باتیں اچھی ہیں اس میں''۔

''بہت سی نہیں ساری۔ ہر ایک بات!'' اس نے تلملا کر بات کاٹی ''کبھی آپ نے اپنے دین کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو علم ہوتا نا کہ وہ کونسا عالمگیر مذہب ہے

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

جس سے آپ کا تعلق ہے جو آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو اپنے حصار میں لئے ہوئے ہیں''۔

تم سمجھتی ہو، میں نے کبھی اس جانب دھیان نہیں دیا؟'' وہ کچھ بگڑ کر بولا۔''میں اتنا جاہل نہیں ہوں جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ میں نے کئی مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے مذاہب کا آپس میں موازنا کرنے والی بکس پڑھی ہیں''۔

''جبھی آپ کا دماغ اُلٹ گیا ہے'' وہ جل کر بولی ''کیا منہ دکھائیں گے قیامت کے دن خدا کو''۔

''بھئی اگر ایسا کوئی دن ہوا تو دیکھ لیں گے''۔''کیا؟'' اس کا منہ کھلا اور آنکھیں پھٹی رہ گئیں ''آپ کو روزِ قیامت پر ایمان نہیں؟''

اس اقتباس سے ایسا لگتا ہے کہ ان کا مطالعہ صرف اسلامی لٹریچر تک محدود ہے۔ اسلامی ادب کا مطالعہ کرنا اچھی بات ہے لیکن عالمی ادب کا مطالعہ کرنا بھی بے حد ضروری ہے تا کہ عالمی سطح پر لکھے جانے والے موضوعات پر نظر رہ سکے اس ناولٹ میں ایک اور اقتباس اسی طرح کا دیکھئے :

''فردوس بھائی! ایک بات پوچھنی تھی آپ سے''۔

''جی پوچھئے شوق سے!'' وہ سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

''فردوس بھائی! ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہو لیکن اسلام کے ارکان پر اسے یقین نہ ہو۔ نماز کو وہ محض ایک ایکسرسائز کہے، روزے کو بلا جواز بھوکا پیاسہ رہنا سمجھے۔ زکوٰۃ کے سسٹم پر جسے اعتراض ہو اور اس کے خیال میں حج سے بہتر اتنے پیسے کسی خیراتی ادارے کو دے دینا ہو جسے تقدیر پر، فرشتوں پر،

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

روزِ قیامت پر یقین نہ ہو۔ ایسا انسان مسلمان ہوگا؟'' صوفی بہن'' وہ ہلکے سے ہنسے۔ ساری باتوں کے جواب تو آپ نے خود ہی دے دیئے ایک شخص کہے کہ وہ ساری دنیا کو دیکھ رہا ہے اور آنکھیں اس کی بند ہوں تو کیا ہم اس کی بات کا یقین کرلیں گے؟''

Digitized By eGangotri

''اور ایسے شخص سے تعلق رکھنا کیسا ہے؟'' اس نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا'' ایک اچھے مسلمان کا ہر تعلق خدا کیلئے ہوتا ہے''۔ اُنہوں نے سوچ کر کہا'' مسلمان کسی سے محبت کرتا ہے تو خدا کیلئے کسی سے تعلق رکھتا ہے تو خدا کیلئے اس سے زیادہ اور آپ کی بات کا جواب کیا دوں؟ دنیا کا سب سے پہلا، سب سے مقدس، سب سے طاقتور رشتہ انسان کا اسکے رب سے ہوتا ہے۔ باقی ہر رشتہ اس رشتے کے آگے کمزور ہے۔ مسلمان کا تو جینا بھی اس کے خدا کیلئے ہوتا ہے اور مرنا بھی''۔

یقیناً اس اثر سے باہر نکلنے میں اسے وقت درکار ہے لیکن اس کے لئے اس سے باہر نکلنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ ابھی وہ کم عمر ہے، نوعمر ہے، نو آموز ہے اس لئے اس کی کوششوں کو نظر انداز کر دینا ایک اچھے ادیب کیلئے اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ماں کے شکم سے تو سیکھ کر کوئی آتا نہیں ہے، اسے سب کچھ اسی دنیا کے تجربات سکھاتے ہیں جو وہ اسی دنیا کو تحریروں کی شکل میں واپس لوٹاتا ہے۔ بقول ساحر لدھیانوی ؎

دنیا نے تجربات وحوادث کی شکل میں
جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں میں

عمر کو چند مشورے دوں گا کہ اسے مستقبل میں اپنی تحریروں کو کافی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جاندار بنانے کی ضرورت ہے اور خاص کر ناول میں ظرافت کا خاص خیال رکھنا ہوگا تا کہ قاری اکتاہٹ محسوس نہ کرے اس کیلئے اسے موجودہ دور کے مشہور ناول نگار شمس الرحمان فاروقی کے ناول ''کئی چاند تھے سر آسماں'' کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اس کے علاوہ جوگندر پال، اقبال انصاری، خالد حسین اور انتظار حسین جیسے ادیبوں کی کتب کا مطالعہ کرنا بھی لازمی ہے تا کہ اس کی آئندہ تخلیقات میں ایک معیار قائم ہو سکے اور آنے والے وقت میں مورخ ادب کے حوالے سے اسے بھی اوراق میں مناسب جگہ دے سکیں۔

میں یہ ہرگز نہیں کہوں گا کہ اس کے اس ناولٹ میں خامیاں نہیں ہیں، وہ چاہے رموز کی ہوں، ظرافت کی ہوں املا کی ہوں یا پھر زبان کی ہوں مگر ان کی پہلی کاوش میں ان خامیوں کو نظر انداز کر کے ہمیں یہ ثبوت دینا ہوگا کہ ہم نو آموز قلمکاروں کے تئیں پر خلوص ہیں۔ اس لئے میں ذاتی طور اردو ادب کی دنیا میں ان کے پہلے قدموں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کی یہ پہلی کاوش اردو کے حلقوں میں اپنی پہچان بنانے میں ضرور کامیاب ہوگی اور اردو کی بستیوں میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی بھی ہوگی۔

یقیناً یہ ننھی سی کونپل ادب کی شاخ پر پھول بن کر ضرور ایک دن ساری ریاست کو اپنی خوشبو سے مہکائے گی اور ادب کے نئے معرکے سر کرنے کی کوشش کریگی۔

پرویز مانوس

سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نئی نسل کا نمائندہ شاعر ادیب عمر فرحتؔ

عمر فرحت نئی نسل کے وہ خوش نصیب شاعر ادیب ہیں جو اپنی ابتدائی تحریروں سے ہی ادبی دنیا میں جانے پہچانے جانے لگے ان کی کہانیاں مضامین غزلیں ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے رسائل میں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ کشمیر کی وادیوں سے نکل کر ان کی آواز آج ہندوستان بھر میں دور دور تک پہنچ چکی ہے۔ 2007 کے بعد ہی وہ شاعر، اسباق، تحریک ادب، بزم ادب، گل کدہ، لفظ لفظ، گاش (پاکستان) انتساب، شاندار اور صدا جیسے معیاری رسالوں میں چھپنے لگے۔ اس کے علاوہ اعظم گڑھ یوپی سے نکلنے والے رسالے قدیر نیاز جیراج پوری نے عمر فرحتؔ پر ایک خصوصی ضمیمہ بھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نکالا۔ ان کا پہلا افسانہ بے رونق کے عنوان سے مشرقی دلہن میں شائع ہوا اس کے بعد انہوں نے خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ اپنی کم عمری سے ہی لکھنے پڑھنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص ادب کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے تو ادب بھی اسے شہرت وعزت سے ہمکنار کردیتا ہے اور اردو زبان تو پھر ایسی زبان ہے کہ جس نے اسے اپنایا شہرت عزت اسے قدم چومنے لگتی ہے۔ عمر فرحت نے اردو زبان سے عشق کیا، غزلیں مضامین تبصرے لکھتے رہے اور چھپتے رہے اور اس طرح ترقی کی منزلیں طے کرتے رہے جب اپنی ابتداء کی شاعری سے ہی اس طرح کے شعر کہنے لگے کہ ان کے روشن مستقبل کے امکانات صاف طور پر نظر آنے لگے۔

کسی بچھڑے ہوئے کی یاد کب سے
مرے کمرے میں روتی جارہی ہے
رات کے شاید ایک بجا ہے
سوتا ہو گا میرا چاند

اتنے خوبصورت شعر جب وہ اپنی ابتدائی شاعری میں کہہ سکتے ہیں تو آگے چل کر وہ اردو شاعری میں کیا گل کھلائیں گے کہ ابھی سے وہ نئے نئے الفاظ سے اپنی شعری کائنات کو سجانے لگے مثلاً کمرہ۔ ایک بجے وغیرہ جیسے الفاظ کو سلیقے سے استعمال کرنا بھی ایک مشکل فن ہے کہ شاعری خاص طور پر غزل جیسی نازک صنف ایسے الفاظ کا بوجھ مشکل ہی سے برداشت کرپاتا ہے۔ عمر فرحت صرف شعر وشاعری تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان کی ابتدائی تحریر شعر نہیں افسانہ تھا یعنی وہ نظم ونثر پر یکساں عبور رکھتے ہیں اور اب تو ایک اور بڑا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کمال انہوں نے یہ کیا کہ ایک بہت ہی خوبصورت ناولٹ لکھ ڈالا جبکہ اردو میں شاعر تو ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں لیکن نثر نگاروں کا قحط ہے اور وہ بھی ناول نگاری جو کہ دور دور تک نظر نہیں آتے اور نئی نسل میں تو سہل پسندی اتنی در آئی ہے کہ ناول لکھنا تو دور کی بات ہے ناول پڑھنے کا تک ان کے پاس وقت نہیں ہے ایسے ماحول میں کوئی نوجوان ادیب اگر ناول لکھتا ہے تو واقعی یہ اس کا کارنامہ ہوگا اور یہ اس کے روشن مستقبل کا کھلا ثبوت ہوگا۔ ''نرا کار'' عمر فرحت کا یہ ناولٹ یوں تو ایک رومانی ناولٹ ہے جس میں ناول کا ہیرو خدا پر یقین نہیں رکھتا لیکن وہ جس لڑکی سے محبت کرتا ہے اس کا نہ صرف خدا پر پختہ یقین ہے بلکہ وہ روزہ نماز کی بھی پابند ہے دونوں کے خیالات نظریات دونوں میں زمین آسمان کا فرق لڑکی مشرقی تہذیب کی دلدادہ اور لڑکا مغربی تہذیب کا دیوانہ۔ لڑکی بہت کوشش کرتی ہے کہ کسی طرح اسے راہ راست پر لے آئے اور اسے خدا کی وحدانیت کو تسلیم کرالے لیکن اس کی ہزار کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہیں ہو پاتی وہ خدا سے دعا کرتی ہے کہ خدا اسے ایمان کی توفیق عطا فرمائے آخر ایک دن وہ ایک ایسے زبردست حادثے کا شکار ہو جاتا ہے کہ جہاں صرف خدا کے علاوہ کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا اس حادثے کا اس کے دل پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ وہ بے اختیار خدا کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہے اس پورے ناول میں جہاں ایک طرف تضاد و تکرار ہے نظریات بحث و مباحثے وہیں دوسری طرف زندگی سے جڑے مسائل بھی ہیں۔ قابل تعریف بات یہ ہے کہ عمر فرحت نے اپنی کم عمری میں ہی اتنا اچھا ناولٹ لکھ ڈالا جو زندگی کی خوشیوں اور محرومیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ نئی نسل کے لکھنے والوں کے لئے نئی راہیں کھول دی ہیں کہ آدمی اگر چاہے

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

تو بہت کچھ کرسکتا ہے اس ناولٹ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا پیش لفظ ہندوستان کے مشہور افسانہ نگار نور شاہ نے تحریر کیا ہے۔ ان کے علاوہ پروین کمار اشک، پرویز مانوس، آنند لہر، ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب کے تاثرات بھی شامل ہیں۔ اس ناولٹ کو پرویز مانوس ترتیب دیکر شائع کر رہے ہیں۔ میں پرویز مانوس اور عمر فرحت کو اس ناولٹ کی اشاعت پر مبارکباد دیتا ہوں اور خدا سے دعا گو ہوں کہ یہ ناول ادبی دنیا میں کامیابیاں حاصل کرے۔

ڈاکٹر سیفی سرونجی، بھوپال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ضلع راجوری کا پہلا ناول

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ عزیز عمر فرحتؔ نے ''نِرا کار'' نام کا ناولٹ لکھا اور پھر اسے اب شائع کرا رہے ہیں کیونکہ ناول لکھنا ایک مشکل کام ہے اور پھر اسے شائع کرنا اس سے بھی مشکل۔ آج ادب خاص کر اردو ادب میں ناول لکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ آج بھی جہاں ناول کا ذکر ہوتا ہے نصف صدی گذرنے کے بعد بھی جموں و کشمیر میں صرف چند نام ہی منظر عام پر آتے ہیں حالانکہ شاعری کی حالت اس سے مختلف ہے۔ راجوری ضلع کے ساتھ ہی ضلع پونچھ ہے جس نے شاعروں کے علاوہ ناول نگار بھی پیدا کئے ہیں ان میں جناب کرشن چندر اور ٹھاکر پونچھی کے نام نمایاں ہیں مگر راجوری ضلع میں ایسا نہیں ہے۔ میرے خیال میں راجوری ضلع سے شائع ہونے والا یہ پہلا ناولٹ ہے اس کے لئے عزیزم عمر فرحتؔ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ناولٹ کی کہانی انسانی قدروں کو بلند کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ زندگی کی صحیح راہ انسانیت ہے اور دوسروں کی خدمت سے ہی خدا خوش ہوتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور پھر خدمت اور قربانی دوسرے کو ہی اپنا جیسے پر مجبور کرتی ہے۔ ناولٹ میں صوفیہ کا کردار محبت، قربانی اور سچی انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے سلیم جو کہ پہلے بھٹکا ہوا نوجوان ہوتا ہے اور انسانی قدروں سے دور چلا گیا ہوتا ہے۔ صوفیہ کی محبت سے متاثر ہو کر اور اس کی سچائی سے متاثر ہو کر زندگی کے اصل راستہ پر آجاتا ہے جو کہ خدا کا راستہ ہے جو انسان کے دکھوں کے نجات کا راستہ ہے۔ پھر بڑی آسان زبان کا فرحت نے استعمال کیا ہے اور مجھے کوئی پوچھے تو آسان زبان میں بڑی سے بڑی بات کہنا صحیح فن ہے۔ ناولٹ کی کہانی و زبان قاری کو پڑھنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ جس ناول کی زبان مشکل ہو یا پلاٹ سمجھ میں نہ آنے والا ہو وہ ناول قاری کو اپنے سے دور کرتا ہے۔ پچھلے کچھ برسوں سے جو ادب قاری سے دور ہو گیا تھا مجھے خوشی ہے کہ اب آہستہ آہستہ قاری کے قریب آرہا ہے یقیناً عمر فرحت کا یہ ناول قاری کو اپنی طرف کھینچے گا۔

عمر فرحت سے کافی امیدیں وابستہ ہیں اور اس نے ابھی کافی سفر کرنا ہے۔ زیر نظر ناول ان کا ہی نہیں بلکہ ضلع راجوری کا پہلا ناولٹ ہے۔ اردو نواز حلقے سے یہ استدعا ہے کہ وہ اس ناولٹ کو پڑھیں اور لوگوں کو بھی پڑھائیں اس سے جہاں فرحت کی حوصلہ افزائی ہوگی وہاں اُردو ادب کی بھی خدمت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ اہل ادب اس ناولٹ کو پڑھیں گے اور فرحت کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

آنند لہر، جموں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جسارت کر رہا ہوں

میں نے اپنے بچپن میں سنا اور پڑھا تھا کہ انسان کی زندگی پر صحبت اور ماحول کا کافی گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ اب جبکہ میں نے بچپن کی رہگذر پر چلتے ہوئے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہے تو یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ واقعی اس سماج میں انسان کسی نہ کسی کے ساتھ تعلق رکھنے کے لئے مجبور ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر انسان تنہائی کی زندگی بسر کرتا اور وقت کے ساتھ نہ چل کر وہ دوسروں سے کچھ نہ سیکھ پاتا۔ یہ بھی سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز میں اثر پیدا کیا ہے اور ہر چیز اپنے اردگرد کے ماحول سے اثر پذیر ہے۔ انسان اس سماج میں رہ کر برے لوگوں کی صحبت میں رہ کر برا اور اچھی صحبت میں رہ کر اچھا بن سکتا ہے۔ چھوٹے بچے اپنے بڑوں کی صحبت سے ضرور فیض حاصل

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کرتے ہیں۔اس میں والدین کا بھی اہم رول بنتا ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو نیک سیرت اور بلند کردار لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی تاکید کریں۔

اگر گھر میں مطالعے کا ماحول ہو تو چھوٹے بھی اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ویسے بھی کہتے ہیں کہ کتابیں انسان کی بہترین دوست ہیں یقیناً ان کے مطالعے سے انسان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے وہ چاہے نصابی کتب ہوں یا ادبی۔

یہاں میرا مقصد نہ تو صحبت کا اثر بیان کرنا ہے اور نہ ہی کتب بینی کی مدافعت بلکہ میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں یہاں تک کیسے پہنچا۔ان باتوں کا احساس مجھے اس وقت ہوا جب میں خود قلم چلانے کے قابل ہوا اور پہلی مرتبہ میری قلم سے کوئی چیز تخلیق ہوئی۔

وہ کہتے ہیں نا کہ عطار کی دکان کے پاس سے گزرو تو خوشبو خود بخود آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگتی ہے۔بس یہی کہانی میری بھی ہے۔راجوری کے ادب نواز اور سخن شناس دوستوں اور بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے ادب کی تھوڑی سی خوشبو ناچیز کے ساتھ بھی لگ گئی اور اس ادبی خوشبو نے کب مجھے بھی ادبی عطار بنا دیا پتہ ہی نہیں چلا۔

میرا بچپن بھی اپنے ماموں مرحوم شفیق احمد مسعودؔ کی صحبت میں گزرا جو کہ اس وقت ریاست کے ادبی اُفق کے درخشاں ستارے مانے جاتے تھے بقول ریاستی ادباء وہ ایک بہترین افسانہ نگار تھے ان کے ساتھ رہ کر میں اکثر ان کی تخلیقات کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور کئی مرتبہ ان سے بحث و مباحثہ بھی کرتا تھا، ان سے اس پلاٹ کے بارے میں دریافت کرنے کی جسارت کرتا تھا جو انہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نے اپنے نئے افسانے کے لئے منتخب کیا ہوتا تھا اور بھی بڑی شفقت سے مجھے مختصر کر کے کہانی سناتے اور سمجھاتے کہ افسانے، مختصر افسانے اور ناول میں کیا فرق ہے، ان کی یہ باتیں میرے ننھے ذہن کے اسٹیج پر کئی روز تک گردش کرتی رہتیں۔ آج جب وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں، مجھے ان کی بے حد یاد آتی ہے اور تنہائی میں اکثر سوچتا ہوں..... کاش! وہ آج زندہ ہوتے تو مجھے اپنے نقش قدم پر چلتے دیکھ کر کتنے خوش ہوتے..... لیکن موت تو برحق ہے۔

موت پر کس کی دست داری ہے
آج اُن کی تو کل اپنی باری ہے

مطالعے کے شوق نے مجھے کئی ادب نواز دوستوں کی وساطت سے کئی کتب کا مطالعہ نصیب فرمایا اس کے علاوہ ایم اردو کے نصاب میں بھی کئی ادبی شخصیات کی تخلیقات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں جن میں زیادہ تر نثر کی تھیں خاص کر ناول ''ریاست کے ناول نگاروں کے ناموں کے علاوہ میں نے اسلامی ناولوں کا بھی بغور مطالعہ کیا اور جب میں نے محسوس کیا کہ اب میں کچھ لکھنے کے قابل ہو گیا ہوں اور میرا قلم چلنے لگا تو میں نے پہلا افسانہ بعنوان ''بے رونق'' لکھا جو کہ مئی 2007 کے ماہنامہ مشرق دلہن کے صفحات کی زینت بنا اپنی حوصلہ افزائی ہوتے دیکھ کر میرے اندر تخلیقاتی ہمت اور بڑھ گئی۔ میرے اندر کا ادیب کھل کر باہر آ گیا اور میں نے ریاست کے کئی نامور شاعر، افسانہ نگار اور ناول نگار حضرات سے رابطہ قائم کیا جنہوں نے مجھے ہمیشہ اپنے زریں مشوروں سے نوازا پھر میں نے 2009 میں ایک ناولٹ لکھنے کا ارادہ کیا جس کا پلاٹ میرے ذہن میں کافی پہلے سے کلبلا رہا تھا آخر کار میں نے اس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر

Jammu Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اپنے قلم کی روانی سے کاغذ کے سفید سینے پر بکھیرنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زیور طباعت سے آراستہ ہو کر ''نرا کار'' کی صورت میں آپ کے مبارک ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے۔ یہ میری ادنیٰ سی کوشش ہے اس کے لوازمات پورے کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ بہر حال قارئین کو کرنا ہے۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ کوئی بھی شخص مکمل نہیں ہوتا اس لئے میری اس سعی میں کچھ خامیاں ضرور رہ گئیں ہوں گی جن سے آپ مجھے آگاہ کریں جنہیں میں آئندہ تصانیف میں دور کرنے کی کوشش ضرور کروں گا۔

اور یہ بھی امید کرتا ہوں کہ میرے ادب نواز اور ادب شناس احباب و قارئین میری عمر اور تجربے کو مدنظر رکھ کر اس نئے سفر کے آغاز میں ضرور میری حوصلہ افزائی فرما کر اس سمت میں آگے بڑھنے کا حوصلہ بخشیں گے۔

اس ناولٹ کی بنیادی خامیوں کو دور کرنے میں میرے رہبر محترم پرویز مانوس صاحب نے میری کافی مدد فرمائی ہے۔ وہ چاہے زبان کی غلطیاں ہوں یا رموز کی..... میری اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر اشاعت تک کی ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے کر جو احسان انہوں نے مجھ پر کیا ہے، اس کو فراموش کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ وہ ایسے تخلیق کار ہیں جن کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ میں دل کی عمیق گہرائیوں سے اُن کی اس ادب دوستی کا شکر گزار ہوں اور یہاں یہ بھی کہنے سے پرہیز نہیں کروں گا کہ انہوں نے ہمیشہ نو آموز قلمکاروں کو اپنا دست تعاون دے کر ادب دوست ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اُن کا حوصلہ بڑھایا ہے، ان کی رہبری کی ہے، آج کے دور میں ایسے ادب نواز دوست نصیب سے ہی ملتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اس کے ساتھ ہی ان اصحاب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے وقتاً فوقتاً میری تخلیقات کو پڑھ کر میرا حوصلہ بڑھایا اور اکثر مجھے فون کے ذریعے اپنے نیک مشوروں سے نوازا۔ اس ضمن میں ریاست کے بزرگ نامور افسانہ نگار اور ناول نگار جناب نور شاہ صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اپنی مصروف ترین زندگی میں سے چند ساعتیں چرا کر مجھ ناچیز کے ''نِرا کار'' پر چند حروف رقم کرنے کی زحمت اُٹھائی۔ ڈاکٹر سیفی سرونجی صاحب، پروین کمار اشکؔ صاحب، آنند لہر صاحب، مظفر حنفی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے چند قیمتی حروف تحریر کر کے ناچیز کی حوصلہ افزائی کی۔

اس کے علاوہ سجاد پونچھی اور جاوید آذرؔ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی نصیحتیں میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی ہیں۔

اگر آپ حضرات چاہیں تو ادب کی ٹہنی پر پھوٹنے والی یہ کونپل ضرور ایک دن پھول بن کر آپ کی سانسوں کو معطر کرے گی۔ صرف اور صرف آپ کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ آپ حضرات کو میرا ناولٹ ''نِرا کار'' کیسا لگا، اپنی زریں رائے سے ضرور نوازئے گا۔

آپ کی رائے کا منتظر
عمر فرحت

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱)

اس نے تکیہ منہ پر سے ہٹایا اور مُندی مُندی آنکھوں سے وال کلاک پر نگاہ ڈالی۔ چمکتی ہوئی سوئیوں نے اطلاع دی کہ اس وقت شام کے چھ بج رہے ہیں۔ وہ کروٹ بدل کر دوبارہ سونا چاہتی تھی، لیکن اسے یاد آیا کہ تقریباً آدھا گھنٹہ قبل امی اُسے جگا کر ڈرائنگ روم میں آنے کو کہہ گئی تھیں۔ جاتے وقت انہوں نے دروازہ بھی ٹھیک طرح سے بند نہیں کیا تھا اور ادھ کھلے دروازے سے ہنسی اور باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور وہ شاید انہی آتی ہوئی آوازوں سے بیدار ہوئی تھی۔ اس نے ایک جمائی لی اور بیٹھ کر تکیے سے ٹیک لگا لی۔ اسے شدید قسم کی سستی ہو رہی تھی اور وہ اس وقت کسی سے بھی ملنے کے موڈ میں نہیں تھی لیکن حکم عدولی امی کا موڈ چند لمحوں میں خراب کر دیتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

تھی۔اس نے اُٹھ کر بتی جلائی، پردے کھینچے اور گہری سانس لے کر کھڑکی سے
Digitized By eGangotri
آتی گلابوں کی مہک اپنے اندر اُتار لی۔اس کا حلیہ میلا نہیں تو ملگجا ضرور ہو رہا تھا،لیکن اس وقت اس کا کپڑے بدلنے کا موڈ ہرگز نہ تھا اور چائے کے بغیر تو ناممکن سی بات تھی کہ وہ حواس میں آتی۔سو اپنے سہری مائل براؤن بالوں کو لپیٹ کر اس نے جوڑے کی شکل دی، بیڈ پر پڑا خالی کا پنک دوپٹا اُٹھا کر گلے میں ڈالا اور باہر آ گئی۔

ڈرائنگ روم کے دروازے پر آ کر وہ جھجک گئی اندر سے آتی ہوئی آوازیں قطعاً غیر مانوس تھیں۔جان پہچان کے مہمان ہوتے تو وہ بلا تکلف اندر داخل ہو جاتی لیکن اب اسے اپنے حلیے سے شرم سی آئی،لیکن مجبوری یہ تھی کہ اب تیار ہونے میں دیر بھی ہو سکتی تھی اور اگر اتنی دیر میں مہمان چلے جاتے تو اُسے امّی سے ڈانٹ وصول کرنی پڑتی،سو تکلف کو خیر باد کہ کر اُس نے پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہو گئی۔

''اسلام علیکم!''

اندر تین عدد خواتین اور دو عدد مرد حضرات موجود تھے۔

''وعلیکم السلام!''

سب نے اسے مسکرا کر بڑی دلچسپی سے دیکھا۔وہ امی جان کے برابر بیٹھ کر اپنے لئے چائے نکالنے لگی۔

''یہ ہے میری لاڈلی بیٹی صوفیہ!'' امّی نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے اس کا تعارف کرایا۔

''ماشاءاللہ!بڑی ہی پیاری بچّی ہے''۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

کروشے کی خوبصورت بیل سے مزین سفید دوپٹا سر پر سجائے، زم
Digitized By eGangotri
نقوش والی ایک خاتون اُسے بڑے غور اور بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ چائے کا پہلا گھونٹ بھرتی صوفی لمحہ بھر کو چونک گئی۔ خطرے کا الارم اُسے بالکل کانوں کے قریب بجتا ہوا محسوس ہوا۔

''امی! تبسم آئی تھی؟''

اس نے امی سے سوال کیا تھا۔

''ہاں، دو مرتبہ آئی تھی تمہاری غیر موجودگی میں..... ناراض بھی ہو رہی تھی کہ تم اس سے ملے بغیر کیوں گئیں۔

دراصل صوفی کل ہی اپنے ماموں کے گھر سے لوٹی ہے اور تبسم، اس کی دوست ہے، یہیں قریب ہی رہتی ہے''۔ امی اسے جواب دے کر دوبارہ مہمانوں سے مخاطب ہو چکی تھی۔

''امی! میں ذرا اُسے فون کرلوں''۔

اسے اجنبی لوگوں سے اکثر الجھن ہوا کرتی تھی، سو امی سے بہانا کر کے، اُن سب سے معذرت کرتی ہوئی اپنا کپ تھامے وہ کمرے سے باہر چلی آئی۔ لاؤنج میں رکھا موبائل اٹھا کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی اور تبسم کا نمبر ڈائیل کیا۔

''ہیلو تبسم!''

دوسری جانب سے آئی تبسم کی آواز سن کر وہ چہکی۔

میں ہوں صوفیہ ''کون صوفیہ؟'' وہ چیخی ''میں کسی صوفیہ کو نہیں جانتی''۔

''جانتی ہوں کہ آپ ناراض ہیں''۔ وہ شوخی سے بولی ''بندی ہر سزا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پانے کیلئے تیار ہے"۔ اچھا! تو سزا یہ ہے کہ جیسی بھی ہو، جس حالت میں بھی ہو، اگلے پانچ منٹ میں یہاں پہنچو میرے پاس"۔ اُس نے حکم سنایا

"جناب اعلیٰ! بندی کیلئے یہ امر ذرا مشکل ہے، کیونکہ گھر میں پانچ عدد مہمان موجود ہیں اور پاپا بھی نہیں ہیں، امی اکیلی اُن سے نمٹ رہی ہیں، اگر میں اس وقت گھر سے نکلی تو شاید واپسی پر امی گھر میں گھسنے نہ دیں اور تمہیں ہمیشہ کیلئے مجھے اپنے گھر رکھنا پڑ جائے گا"۔

نہیں، نہیں"۔ تبسم نے گھبرانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا "ایسا نہ کہو کہیں صدمے سے میرا ہارٹ فیل نہ ہو جائے۔ تم مہمانوں کو اطمینان سے رخصت کر دو" پھر تشریف لانا، میں دادی کی سینڈلوں سے تمہارا سواگت کروں گی، جو آج کل پھر سے فیشن میں ہیں"۔ صوفیہ نے ہنستے ہوئے فون بند کر دیا۔

باہر سے آتی آوازوں نے بتایا کہ مہمان ڈرائنگ روم سے نکل کر باہر کی طرف آ رہے تھے۔ اس نے لپک کر سل فون سائیڈ میں کیا، جلدی جلدی چپل پیروں میں پہن کر باہر نکل آئی۔ امی کے ساتھ انہیں گیٹ تک الوداع کہہ کر وہ واپس اندر آ گئی۔ امی ان اخلاقی قدروں پر بہت زور دیتی تھیں۔ سو انہیں چاہے دل سے یا بے دلی سے، نبھانا صوفی کیلئے بے حد ضروری تھا۔

"کون لوگ تھے امی؟" اس نے اندر آتی امی سے سوال کیا

"تمہارے پاپا کے جاننے والے تھے، وہ جو براؤن سوٹ میں تھے نا مقبول صاحب، وہ تمہارے پاپا کے بہت اچھے دوستوں میں سے ہیں اور وہ وائٹ دوپٹے والی خاتون ان کی بیگم تھیں"۔

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

''تو پاپا کیوں نہیں آئے پھر آفس سے؟''

''میں نے فون تو کیا تھا لیکن وہ آفس میں تھے نہیں، یہ لوگ بھی اچانک ہی آ گئے تھے بغیر کسی اطلاع کے اور میں نے تمہیں جگا کر کہا تھا کہ ذرا ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آنا''۔ اُنہیں اچانک یاد آ گیا اور تم یونہی سر جھاڑ منہ پہاڑ چلی آئیں''

''افوہ! یاد نہیں رہا''۔ اُس نے ایکٹنگ کی ''اور فرق بھی کیا پڑا۔

انہوں نے کیا کرنا تھا مجھے دیکھ کر.....!''

''وہ تمہیں دیکھنے ہی آئے تھے''۔

امی اطمینان سے بولیں ''جی!''

''جی، مقبول صاحب کا بیٹا سلیم، امریکہ سے ڈاکٹری پڑھ کر آیا ہے، بڑا لائق بچہ ہے، تمہارے پاپا تو کم از کم بڑی تعریف کر رہے تھے۔ اسی کیلئے تمہیں دیکھنے آئے تھے یہ لوگ''۔

''ارے! میں کوئی ڈرائنگ روم کا فرنیچر ہوں جسے دیکھنے آئے تھے''۔

وہ چڑ سی گئی۔

امی کو ہنسی آ گئی۔

''امی! میں ذرا تبسم کی طرف جا رہی ہوں''۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی

''جلدی آ جاؤں گی''۔

آٹھ بجے سے پہلے آ جانا۔ انہوں نے پیچھے سے اسے خبردار کیا۔

''تمہارے پاپا واپس آئیں اور تم نہ ملو تو وہ مجھ پر خفا ہوتے ہیں''۔

''میں جلدی آ جاؤں گی امی''۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

وہ برآمدے کی سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتے ہوئے بولی۔

Digitized By eGangotri

تبسم نے اس سے جھوٹ ہرگز نہیں بولا تھا وہ واقعی چوکور، ہائی ہیل کی سینڈل تھامے اُس کے انتظار میں تھی۔

''تبسم.....تبسم!'' وہ ہنستی ہوئی اس سے لپٹ گئی تو تبسم نے بھی سینڈل پرے پھینک دی۔

''ایمان سے صوفی! میرا دل چاہ رہا تھا کہ تمہارے تکے بنا کر کھا..... جاؤں یعنی بڑے مزے سے بنا کسی اطلاع کے، بغیر کسی خیر خبر کے چلتی بنیں تم.....اتنا نہ ہوسکا کہ دو قدم چل کر مجھ سے مل کر ہی چلی جاؤ''۔

''کیا کرتی؟'' وہ معصوم بنی۔ ''رفعت اور اشفاق نے ایک نہیں چلنے دی میری میں تو جانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ دونوں نے زبردستی میرا سوٹ کیس تیار کر دیا۔ میں سمجھی کہ مذاق ہی چل رہا ہے اور وہ ٹیکسی بھی لے آئے۔ مرتی کیا نہ کرتی، چل دی اُن شیطانوں کے ساتھ''۔

''معلوم ہے، کتنا بور ہوئی ہوں اس ایک ہفتے میں؟'' اس نے آنکھیں نکالیں ''اندازہ ہے''۔ وہ شوخی سے بولی

''مابدولت کے بغیر آپ کے دن کٹنا مشکل ہو جاتے ہیں اوہ ہاں..... اب ذرا عادت ڈالو میرے بغیر جینے کی'' اسے مہمان یاد آئے تو فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے بولی

''کیا مطلب؟'' تبسم چونکی

''مطلب.....اوں.....بتادوں؟''

''بتاؤنا'' تبسم ایکسائیڈ ہوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ایسے نہیں''۔ اُسے تبسم کو ستانے میں مزا آنے لگا ''پہلے کچھ چائے وغیرہ ہو جائے''۔

''چائے کی بچّی''۔ تبسم نے پھر اپنی سینڈل کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں چند لمحے قبل جنہیں وہ لاپرواہی سے کہیں پھینک چکی تھی.....

او کے .....او کے! اس نے گھبرا کر ہاتھ کھڑے کئے پہلے خبر پھر چائے''۔ وہ ٹلنے کے موڈ میں نہ تھی ''اچھا، تو لو سنو'' وہ ٹانگیں پسار کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی

''مابدولت کا ایک عدد رشتہ آیا ہے''۔

''سچ!'' حسب توقع تبسم کی آنکھیں چمکیں ''کون ہے؟''

''پاپا کے دوست کا بیٹا ہے، امریکہ سے ڈاکٹر بن کر آئے ہیں محترم، سلیم نام ہے''۔ بے نیازی سے کیوٹکس کھرچتے ہوئے، اسے امّی سے حاصل کی ہوئی تمام معلومات پہنچائیں۔

''پھر.....انکل، آنٹی نے کیا فیصلہ کیا؟'' تبسم نے بے صبری سے پوچھا

''کیا اتنی فالتو شے ہوں جو بنا سوچے سمجھے ہی اُن کی پہلی کی آمد پر کوئی فیصلہ کر ڈالیں''۔

اُس نے آنکھیں نکالیں ''اتنی حسین بھی نہیں ہو جو زیادہ سوچیں دیکھیں بھالیں''۔ تبسم شرارت سے مسکرائی

''سوچ لو، تم ہی سب سے زیادہ بور ہو گی میرے بغیر''۔ اُس نے دھمکایا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''صبر کا پتھر سینے پر رکھ لوں گی!''۔اُس نے ٹھنڈی آہ بھری۔تبسم کی بچّی.....وہ ہنسنے لگی

''ہاں، ہاں! رُخ روشن پر تو پھول کھل رہے ہیں، یہ اوپری دکھاوا کس کیلئے؟''، تبسم نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی

''اچھا بابا، جو ہوگا دیکھا جائے گا''۔وہ مسکرائی ''اب چلو چل کر چائے بناتے ہیں

امّی نے جلد آنے کی تاکید کی تھی۔

''یہ کیا بات ہوئی؟''۔تبسم بگڑی۔''پورے آٹھ، نو دن بعد مشکل سے نظر آئی ہو، اور آتے ہی جانے کی رٹ

ابھی آئے ابھی بیٹھے ابھی دامن سنبھالا ہے

تمہاری جائے جائے ہمارا دم نکالا ہے

آرام سے بیٹھو، کھانا کھلا کر بھیجوں گی اب میں۔اطلاعاً عرض ہے کہ آج کھانا میں نے پکایا ہے''۔''واہ! رشتہ میرا آیا ہے اور کوکنگ تم نے شروع کر دی''۔وہ ہنسی

''تمہیں ریجیکٹ کر دیں تو یہاں بھیج دینا''۔تبسم نے زبان دانتوں تلے دبائی ''تبسم.....تبسم!''ٹھہر جا اب کی بار سینڈل اُس نے تلاش کی تو وہ ہنستی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔''چلو کچن میں چلتے ہیں، پہلے کھانا، پھر چائے''۔''پھر واپسی'' وہ بھی تائید میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۲)

امی اور پاپا میں آج کل کوئی خاص رازدارانہ بات چیت چل رہی تھی۔ اُس نے محسوس تو کرلیا تھا لیکن انجان بنی رہی اور امّی سے کوئی استفسار بھی نہیں کیا تھا۔ حالانکہ وہ چاہتی تو امّی سے پوچھ سکتی تھی لیکن وہ جان بوجھ کر اس معاملے کو نظر انداز کر گئی۔ اسے اپنے چاہنے والے ماں باپ پر بے انتہا بھروسہ تھا، اتنا کہ اگر اسے صبح علم ہوتا کہ شام کو اس کی شادی ہے تو وہ آنکھیں بند کر کے دلہن بن جاتی۔ بنا کسی استفسار کے آخر وہ ان کی اکلوتی بے حد لاڈلی بیٹی تھی۔ وہ خود شاید اپنے لئے اتنا بہترین فیصلہ نہ کر پاتی جتنا اچھا فیصلہ اُس کے لئے وہ دونوں کرتے، سو وہ اس معاملے سے لاتعلق بنی رہی۔

وہ موسم سرما کی ایک بے حد حسین، خوبصورت سی شام تھی۔ موسم بہت

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

سرد نہ تھا لیکن بہت دلکش تھا، اُس نے کچن میں جا کر چائے کا پانی رکھا اور لاؤنج میں آ کر تبسم کا نمبر ڈائیل کیا۔

Digitized By eGangotri

''ہیلو تبسم! کیا کر رہی ہو؟'' سلسلہ ملنے پر اُس نے پوچھا اور ساتھ رکھے فریج کا دروازہ کھول کر اندر جھانکنے لگی ''جھک مار رہی ہوں''۔ وہ غصے میں تھی ''کیا مطلب؟''

اس کے تلخ لہجے پر وہ ہنسنے لگی اور فریج سے سیب نکال کر کھانے لگی۔ نیٹینگ سیکھ رہی ہوں، یار صوفی، یہ سوئٹر بُننا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے''۔

''اچھا! پھر تو میں کبھی نہیں بُنوں گی اور تمہیں کون کہہ رہا ہے کہ اتنے حسین موسم میں دنیا کا سب سے مشکل کام کرنے لگ جاؤ؟''

''پھر کیا کروں؟'' وہ روہانسی ہوگئی۔ ''نہ جانے کیوں آج کل امّی ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئی ہیں۔ دنیا کا ہر کام مجھے سکھا ڈالنے پر کمر بستہ ہیں''۔

''اچھی پھنسیں''۔ وہ ہنسی ''اچھا سنو! فی الحال اپنا حسین نمونہ کسی کونے میں ڈالو اور فٹافٹ پہنچو۔ میں نے چائے بنائی ہے، امّی پاپا دونوں کہیں گئے ہوئے ہیں۔ میں اکیلی ہوں اس وقت خوب ساری باتیں کریں گے''۔ اچھا پوچھتی ہوں امّی سے کہیں دس سلائیاں پوری کرنے کی شرط نہ رکھ دیں۔ تبسم نے مرے مرے لہجے میں کہا اور فون کاٹ دیا۔ صوفیہ مسکراتی ہوئی پلیٹ لے کر کچن میں آئی اور اُبلتے ہوئے پانی میں پتی اور کھانڈ ڈال کر دم دینے لگی۔

چائے بنا کر کپوں میں انڈیلی اور ٹرے میں دو کپ سجا کر وہ باہر چلی آئی تھی کہ ہانپتی ہانپتی تبسم اندر داخل ہوئی

''صوفی.....صوفی کی بچّی!''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ہاں، ہاں کیا ہوا بھئی،

کیا آنٹی سے چھپ کر آئی ہو؟'' صوفیہ نے ٹرے دوبارہ اُسی جگہ رکھ دی۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم اتنی بہادر کیوں بنتی ہو؟ گھر میں اکیلی ہو اور گیٹ ہر کسی کے استقبال کیلئے پورا کھول کر رکھا ہے، چاہے ڈاکو ہی گھس آئیں''۔

''ارے! ڈاکو کیا اتنے ہی فارغ ہوتے ہیں کہ جو گیٹ کھلا ہوا دیکھیں اس میں گھس آئیں اور پھر شام کے پانچ بجے ڈاکوؤں کا کیا کام''۔

''اچھا! تو پھر اب نمٹو اُس سے جا کر''۔ وہ آرام سے بیٹھ گئی۔

''کس سے؟'' صوفیہ نے حیرانی سے پوچھا

''وہی جو باہر کھڑا ہے''۔ تبسم کے اطمینان میں رتی برابر فرق نہ آیا غالباً وہ صوفیہ کو ڈرانے کے موڈ میں تھی

''کون ہے تبسم، پوچھ تو لیا ہوتا''۔ وہ جھنجھلائی ''پاپا سے ملنے آیا ہوگا کوئی، بتا دیتیں کہ پاپا گھر پر نہیں ہیں''۔

''جی نہیں، وہ آپ سے ملنے آیا ہے جس وقت میں گیٹ میں داخل ہوئی، اس نے پیچھے سے آواز دی۔ سنئے مس صوفیہ میں نے پلٹ کر دیکھا تو پوچھنے لگا' آپ صوفیہ ہی ہیں نا، دراصل مجھے آپ سے ملنا تھا' میں تو کوئی جواب دیئے بغیر اندر بھاگ آئی اب تم جانو اور تمہارا مہمان'' اس نے ٹرے میں سے ایک کپ اُٹھا لیا اور چسکیاں لینے لگی۔

''اف خدایا، کون آ گیا؟'' وہ بھی پریشان سی ہوئی اور باہر کی طرف بڑھی۔ تبسم تھوڑی دیر اپنی جگہ پر بیٹھی رہی اور پھر خود بھی اس کے ساتھ باہر جانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لگی۔ وہ جو کوئی بھی تھا غالباً اتنی دیر تک کوئی جواب موصول نہ ہونے پر واپس جانے کے ارادے سے کار میں بیٹھ رہا تھا۔ اُن دونوں کی شکلیں یکے بعد دیگرے منظر پر نمودار ہوئیں تو وہ بھی دوبارہ کار سے نکل آیا۔ ''مجھے مس صوفیہ سے ملنا ہے'' اُن کے قریب پہنچ کر وہ اخلاق سے مسکرایا۔

صوفی اور تبسم نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر دوبارہ اس اجنبی کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ ایک وجاہت سے بھرپور نوجوان تھا، چہرے پر اخلاق اور شرافت برس رہی تھی اپنی غلافی آنکھیں وہ ان دونوں پر جمائے ہوئے اپنے سوال کے جواب میں منتظر تھا۔

''پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں تو زیادہ بہتر ہوگا''۔ تبسم بول پڑی۔ وہ لمحے بھر کو مسکرایا ''جی بہتر'' اس کے لہجے میں ہلکی سی شرارت ہلکورے لینے لگی

''مجھے سلیم کہتے ہیں، ڈاکٹر سلیم مقبول..... میں مقبول حسین کا بیٹا ہوں''۔ ''او.....!'' تبسم نے تعارف سن کر ہونٹ سکوڑے اور صوفیہ پزل سی ہوگئی۔ کیوں ملنا چاہتے ہیں آپ صوفیہ سے؟'' اب تبسم اپنی جون پر آرہی تھی یہ سوال آپ دونوں میں سے اس کو کرنا چاہئے جو درحقیقت صوفیہ ہو''۔ وہ مسکرایا

''آپ کا کیا خیال ہے ہم دونوں میں سے کس کو صوفی ہونا چاہئے''۔

اب صوفی نے بھی لب کھولے اس سوال پر اُس نے لبوں میں مسکراہٹ دبا کر باری باری دونوں کو دیکھا، پھر اس کی نگاہیں صوفیہ پر جم گئیں۔ ''میرا خیال ہے، آپ صوفیہ ہیں''۔ وہ صوفیہ سے مخاطب تھا

''یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں'' تبسم نے مسکرا کر پوچھا ''مجھے بتایا گیا ہے کہ صوفیہ بے حد حسین ہیں سو.....!'' اُس نے کاندھے اُچکائے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''کیا؟''، تبسم چلائی ''یعنی میں خوبصورت نہیں ہوں؟'' صوفی اور سلیم کو ایک ساتھ ہنسی آئی

''جی نہیں خاتون، میرا مطلب یہ نہیں ہے''۔

''خاتون!'' وہ چیخی ''میں آپ کو خاتون نظر آتی ہوں؟''

''نن.....نہیں تو پھر کیا ہیں؟'' وہ اس کے چلانے پر کچھ نروس سا ہو گیا

''آپ ظاہر ہے خاتون ہی تو ہیں مرد تو نہیں''۔ صوفیہ سے ہنسی روکنا دشوار ہو گیا۔ تبسم واک آؤٹ کر کے اندر چلی گئی۔

''آپ کے یہاں مہمان کو بٹھانے کا رواج نہیں ہے؟'' اُس نے سکون کی گہری سانس لے کر پوچھا تھا

''جی کیوں نہیں لیکن دراصل امّی اور پاپا گھر پر نہیں ہیں۔ آپ پھر کسی وقت تشریف لائیے''۔

میں پہلے ہی کلیئر کر چکا ہوں کہ میں آپ سے ملنے آیا ہوں''۔ وہ بات کاٹ کر بولا ''جہاں تک انکل، آنٹی کا تعلق ہے، وہ گھر پر موجود ہو بھی کیسے سکتے ہیں وہ تو ہمارے گھر پر ہیں اس وقت''۔

''کیا، امّی، پاپا اُپ کے گھر میں ہیں؟'' وہ حیران ہوئی۔ ''جی ہاں، میرے امّی، ابو کے ساتھ اور ان چاروں میں متفقہ فیصلہ سے ہم دونوں کی نسبت طے کر دی ہے''۔

صوفیہ نے تھوک نگل کر اِدھر اُدھر دیکھا..... تبسم عین موقع پر دغا دے گئی تھی۔

''دیکھئے مس صوفیہ'' وہ مایوس ہو کر وہیں سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''آپ کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن جہاں تک میرے خیالات ہیں، وہ یہ ہیں کہ بڑی آکورڈ سی بات لگتی ہے۔ آج کل کے دور میں لڑکا اور لڑکی سے پوچھے بنا ان کا رشتہ طے کر دیا جائے''۔

صوفیہ کا دل یکا یک زور سے دھڑکا جانے وہ کیا کہنے جا رہا تھا۔ ''میں نے امّی، ابّو سے کہا بھی کہ میں ایک میچور، پڑھا لکھا، سمجھدار، نوجوان ہوں۔ مجھے کم از کم ایک بار ہی اس لڑکی سے مل لینے دیں، جس کے ساتھ مجھے آئندہ اپنی پوری زندگی گزارنی ہے لیکن میری یعنی اتنے بڑے، لمبے چوڑے آدمی کی بات کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو پانچ چھ سال کے بچّے کے ساتھ اُس وقت کیا جاتا ہے جب وہ کسی بات پر ضد کرنے لگے سو آج جب کہ میرے اور آپ کے والدین اپنے فیصلے کی خوشی میں منہ میٹھا کر رہے ہیں۔ میں نے مناسب جانا کہ بنا کسی کو خبر ہوئے آپ سے ملنے چلا آؤں''۔ اپنی بات کے اختتام پر اُس نے سر اُٹھا کر صوفیہ کو دیکھا۔ ''آپ.....تم بھی جاؤ نا!'' اُس نے خود ہی تکلّفات کی دیواریں ڈھانے کا فیصلہ کر لیا۔

صوفیہ آہستگی سے اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھ گئی۔ برآمدے کا دروازہ کھلا اور منہ پُھلائے تبسم باہر نکلی۔ ''یہ لیجئے'' کافی کے مگ اُس نے دونوں کے درمیان رکھ دیئے ''ویسے اصولاً تو مجھے آپ سے بات تک نہیں کرنی چاہئے لیکن بہر حال میں اپنا اخلاقی فریضہ نبھا رہی ہوں''۔

''کونسے اصول کے تحت؟'' سلیم مسکرایا۔ ''آپ نے مجھ سے بات نہ کرنے کا فیصلہ کیا؟'' ''ارے واہ! کتنے مزے سے اس صوفی کی بچّی کو مجھ سے زیادہ حسین قرار دے دیا، وہ بھی میرے منہ پر اور پھر مجھے خاتون کہہ کر نہ جانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کتنا برا بھی بنا دیا''۔

آپ اپنے الفاظ واپس لے لیں ورنہ یہ تبسم کبھی آپ کو معاف نہیں کرے گی''۔صوفی ہنس کر بولی

''دیکھئے مس تبسم! آپ نے میرے الفاظ کا غلط مطلب اخذ کیا ہے''۔ وہ مسکرا کر وضاحت کرنے لگا''خاتون میں نے آپ کو اس لئے کہا تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا میں آپ کو مخاطب کیسے کروں، میں نے سوچا کہ کسی Female کو مخاطب کرنے کیلئے بہترین لفظ خاتون ہی ہوسکتا ہے۔دوسری بات یہ کہ میں نے مس صوفیہ کو ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر شناخت کیا کیونکہ میرا نام سن کر یہ پزل سی ہوگئی تھیں اور آپ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا، ورنہ آپ بھی خاصی خوبصورت خاتون، میرا مطلب ہے لڑکی ہیں''۔

''ہاں!''تبسم نے سمجھداری سے سر ہلایا''۔''اب بن سکتی ہے بات ویسے فی الحال میرا کباب میں ہڈی بننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، اس لئے میں اندر جارہی ہوں، آپ صوفی سے بات کرلیں، میری اور آپ کی باتیں تو پھر ہوتی ہی رہیں گی''۔''آپ ذہین خاتون ہیں''۔وہ مسکرایا

''صرف ذہین.....خاتون نہیں''وہ ہنستی ہوئی اندر چلی گئی

''ہاں، تو میں کیا کہہ رہا تھا؟''وہ دوبارہ صوفی کی جانب متوجہ ہوا

''اپنے یہاں آنے کی وجوہات بیان کررہے تھے''اس نے کافی کا مگ اُسے تھمایا اور دوسرا خود اُٹھالیا''۔

''جی، وجہ تو میں نے بیان کردی۔اب تو اپنے تاثرات بیان کرنے جارہا ہوں''۔وہ ہولے سے ہنسا''تو صوفی بات یہ ہے کہ مجھے اپنے ماں باپ کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پسند سے قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلی نظر میں پسند کرلیا تھا''۔ وہ نظریں جھکائے بیٹھی صوفی کو دیکھتے ہوئے بولا'' اور سچ کہوں جب تم اور تبسم ساتھ ساتھ کھڑی تھیں نا میں دل سے چاہ رہا تھا کہ خدا کرے صوفیہ آپ نکلو''۔

''آپ جائیں گے نہیں کیا؟'' وہ گھبراہٹ میں بول گئی تھی

''کیا مطلب؟'' وہ ہنسا بھی اور حیران بھی ہو۔

میرا مطلب ہے امی اور پاپا آتے ہی ہونگے''۔

''ہاں، تو گویا گرین سگنل دکھا رہی ہیں''۔ وہ محظوظ ہوتے ہوئے بولا ''چلئے جی، جیسے آپ کی خوشی''۔ کافی کا مگ سائیڈ میں رکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ ''ویسے انکل، آنٹی دیر سے آئیں گے۔ اطلاعاً عرض ہے رات کا کھانا ہمارے گھر کھا کر اور اس وقت میرا خیال ہے، میرا ہی انتظار ہو رہا ہوگا''۔ اس نے کوٹ کی آستین اوپر کر کے گھڑی دیکھی۔ ''صرف آدھا گھنٹہ لیا ہے آپ کا، کچھ زیادہ وقت تو نہیں! اور ہاں میں یہ نہیں کہوں گا کہ انکل یا آنٹی کو میرے یہاں آنے کا مت بتانا، تم پابند ہرگز نہیں ہو، اچھا اب چلوں''۔ صوفیہ نے صرف کندھے اُچکانے پر اکتفا کیا

''اگر، میں کہوں کہ میں اپنے بارے میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں''۔ وہ کچھ ہچکچا کر پوچھنے لگا ''جیسے آپ کو اپنے والدین کی پسند سے اختلاف تو نہیں، اسی طرح.....!''

اُسے کچھ بھی کہتے ہوئے حیا محسوس ہوئی ''اچھا، میں بعد میں بتاؤں گی''۔ وہ اتنا کہہ کر سیڑھیاں پار کر گئی۔ پیچھے سے وہ زور سے ہنسا تھا۔

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صوفیہ اندر آئی تو تبسم ٹی وی آن کئے مسلسل چینل بدل رہی تھی۔

''ہوگئی گفتگو؟'' اسے دیکھ کر اُس نے ٹی وی آف کر دیا

''کیا ہونی تھی'' وہ جھینپ سی گئی ''وہی چند باتیں کہہ کر چلے گئے''

''وہ.....ہی.....چلے.....گئے؟''۔

تبسم نے آنکھیں گھمائیں ''اوہو!''

''تبسم پلیز!! مجھے ویسے ہی شرم آرہی ہے تم سے'' وہ تبسم میں گھس گئی

''یو آر لکی صوفی.....ہی از ونڈرفل!'' تبسم نے اس کا کاندھا تھپکا

''اچھے تھے نا؟'' اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ''صرف اچھے نہیں، بہت اچھے، اٹریکٹو، گریس فل، بات کرنے کا انداز بھی بے حد خوبصورت ہے''۔ وہ مسکرائی

''ارے ہاں بھئی منگنی مبارک ہو''۔

''منگنی؟'' ''ہاں بھئی، بات طے ہونا منگنی ہی تو ہے''۔

''ہوتا ہے نہیں ہوتی ہے'' وہ شوخی سے ہنسنے لگی ''ہاں بھئی!'' تبسم نے گہری سانس لے کر اوپر دیکھا ''اب کہاں رُکے گی یہ ہنسی؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۳)

''صوفی!'' ''جی امّی'' وہ ریموٹ کنٹرول ہاتھ میں پکڑے انہماک سے ٹی وی دیکھ رہی تھی، چونک کر بولی ''یہاں آؤ میرے پاس، مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے''۔ وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ اس نے ٹی وی آف کیا، بکھرے کشن اُٹھا کر اپنی اپنی جگہوں پر رکھے اور ان کے کمرے میں چلی آئی ''جی امّی! کہیئے'' وہ بال سمیٹتی ہوئی اُن کے پاس بیٹھی تو انہوں نے بڑی محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا

''صوفی جانو! بیٹیاں، ماں باپ کو بہت پیاری ہوتی ہیں، اتنی پیاری کی ہر وقت انہیں اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنے کو دل چاہتا ہے اور جب

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

ماں، باپ انہیں تمام تر محبتوں کے ساتھ پال کر بڑا کرتے ہیں تو انہیں ایسا ہی لگتا ہے جیسے کسی مالی نے خونِ جگر سے آبیاری کر کے، زندگی بھر کی محنتوں اور ریاضتوں کے بیجوں کو ننھا سا پودا بنتے اور پھر اسی پودے پر پھول کھلتے دیکھے ہوں۔ مالی کیلئے وہ وقت دیکھنا شاید بڑا مشکل ہوتا ہوگا جب اس پودے کی جڑیں کوئی وہاں سے نکال کر اسے اپنی مٹی میں لگانے کے لئے جائے لیکن بیٹی یہی قانون قدرت ہے، یہی اصول حیات ہیں۔ ماں، باپ کیلئے بھی اپنی متاع حیات کو کسی دوسرے کے حوالے کر دینا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر لے جائے لیکن ایسا کرنا پڑتا ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا''۔ اُنہوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود اس کے سرد پڑے ہاتھ کی نمی محسوس کر کے اسے ہولے سے دبایا۔ صوفیہ جواب میں کچھ بھی نہ کہہ پائی۔ ''صوفی! ماں باپ کا اگر بس چلے تو وہ بیٹیوں کی راہوں کے تمام تر سنگریزے چن کر ان پر پھول ہی پھول بچھا دیں، ان کی زندگی میں رقم ہر دکھ کو اپنے حصے میں لکھوا کر اپنی خوشیاں بھی بیٹیوں کی آئندہ زندگی کے نام کر دیں۔ اتنی محبت کرنے والے ماں، باپ، اولاد کیلئے برا تو نہیں سوچ سکتے نا؟'' ''نہیں امّی!'' وہ ان کے کاندھے سے سر ٹکا کر گویا ہوئی ''جانو! میں نے اور تمہارے پاپا نے تمہاری منگنی طے کر دی ہے۔ سلیم کے بارے میں، میں نے تمہیں بتایا تھا نا!'' ''جی امی! مجھے یاد ہے جن کے والدین اس دن آئے تھے''۔ ''ہاں بہت اچھے لوگ ہیں، بہترین فیملی ہے، اچھا بیک گراؤنڈ ہے اور پھر خاص طور پر سلیم تو بہترین لڑکا ہے، خوبصورت، ذہین، ایجوکیٹیڈ، با اخلاق، برسر روزگار یعنی ظاہری طور پر ایک شخص میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں، وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اب باطن کا حال تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اکثر برسوں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والے بھی نہیں جانتے لیکن بہر حال مجھے اور تمہارے پاپا کو لڑکا بہت پسند آیا، سو ہم نے ہاں کر دی۔ تمہیں ہماری پسند پر بھروسہ ہے نا صوفی!'' ''جی امّی!'' اس کے ہونٹوں پر شرمگیں مسکان بکھر گئی۔ تصور میں سلیم کا وجیہ سراپا در آیا، جس نے اُس کے گالوں پر گلال بکھیر دیا۔ امّی جو غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھیں، مسکرا اُٹھیں اور بے ساختہ اس کا چہرہ چوم لیا ''امّی!'' اس نے شرما کر ان کی گود میں سر رکھ دیا تھا۔

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۴)

''تبسم.....تبسم!'' وہ گیٹ سے شور مچاتی اندر داخل ہوئی تھی جس وقت وہ جالی کا دروازہ کھول کر بغیر دیکھے بھالے آگے بڑھی، باہر آتا شخص بُری طرح سے اس کی لپیٹ میں آیا۔ یوں زبردست قسم کی ٹکر سے دونوں کے اعصاب چند لمحوں کیلئے جھنجھنا اُٹھے اور کچن کے دروازے پر کھڑی بڑا سا چمچہ ہاتھ میں لئے سالن چکھتی تبسم ہنسنے لگی۔ ''مار ڈالا'' وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی ''فردوس بھائی، ڈاکٹر کے پاس لے چلیں؟ ایمبولنس منگائیں؟'' آئی ایم سوری''۔ چوٹ تو اسے بھی زبردست لگی تھی لیکن بہر حال غلطی اس کی تھی، سو حواسوں کو مجتمع کر کے اس نے معذرت کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''کوئی بات نہیں بی بی! لیکن بہانہ منایئے گا اس طرح سے بھاگنا، بنا دیکھے بھالے، اچھے بامے نہیں کوئی بڑا نقصان بھی ہوسکتا ہے''۔ وہ نرم لہجے میں کہہ رہے تھے

''میں شرمندہ ہوں''۔ اُس نے آنکھوں میں التجا بھر کر کہا۔ پھر مسلسل ہنستی ہوئی تبسم کو غصے سے گھورا ''چلیں کوئی بات نہیں''۔ اُنہوں نے مسکرا کر کہا اور سائیڈ میں ہو کر باہر نکل گئے ''تبسم.....تبسم!'' وہ گلا دبانے کا اشارہ کرتی، اس کی جانب بڑھی تو وہ پلٹ کر کچن میں چلی گئی تھی

''بس دانت اندر''۔ اس نے ایک مکا اس کی کمر پر رسید کیا ''ویسے یہ تھے کون؟'' ''یہ ہیں ہمارے عزیز از جان، فرزند پھوپھی جان''۔ تبسم نے چمچہ نیچے رکھا۔ صوفیہ کو اس تعارف پر ہنسی آ گئی۔

''اچھا! کب آئے؟''

''کل شام اور اب طویل عرصے تک یہیں قیام فرمائیں گے''۔ ''بھئی انہوں نے داخلہ لیا ہے یونیورسٹی میں۔ ایم اے (عربی) کریں گے ویسے تو یہ ہوسٹل میں رہنا چاہ رہے تھے لیکن امّی ابو نے زور ڈال کر انہیں یہاں رکنے پر مجبور کر دیا۔ سو اب یہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے''۔

''چلو اچھا ہوا تمہاری تنہائی تنہائی سن کر میرے کان پک گئے تھے''۔

''ارے تم فردوس بھائی کو نہیں جانتیں''۔ اُس نے مایوسی میں سر ہلایا کام کی بات کے علاوہ اگر کبھی غلطی سے ایک آدھ جملہ بول بھی دیں تو وہ یا تو کوئی نصیحت ہوتی ہے یا کوئی ایسی بات جو گلے کی نالی میں اٹک کر رہ جائے اگر میں دہرانے کی کوشش کروں تو!''

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

''اور تمہیں عادت ہے فضول بک بک کرنے کی، قصے کہانیوں کی''۔
Digitized By eGangotri
اس نے تبسم کو چڑایا

''چلو، میں تو فردوس بھائی کے ساتھ رہ کر کچھ ڈھنگ کی باتیں سیکھ بھی لوں گی تمہارا کیا ہوگا کُڑیئے؟''

''میرا نکاح ہوگا عنقریب''۔ وہ شرارت سے بولی تو چھری اُٹھاتی تبسم نے مڑ کر اسے بے یقینی اور مسرت کی ملی جلی کیفیت سے دیکھا۔

''سچ!''

''مچ''

وہ ہنسنے لگی۔

''صوفی! سچ بولو نا پلیز!'' وہ محبت سے بولی ''کچھ طے ہوا؟''

''وہی تو بتانے آئی ہوں''۔ صوفیہ سے بھی زیادہ صبر نہ ہو پایا ''اگلے جمعہ کو نکاح ہے''۔ تمہارا، سلیم کا''۔ وہ ہنسنے لگی ''اوہ میری جان! تبسم نے اسے اُٹھانے کی ناکام کوشش کر ڈالی پھر کامیاب نہ ہونے کی صورت میں اُس سے لپٹ گئی۔ ''مبارک ہو بہت بہت''

''شکریہ!'' اس نے خلوص دل سے اس کی مبارکباد قبول کی

''میں امّی کو بتاتی ہوں''۔ وہ بے صبری سے کہتی ہوئی کچن سے نکلی۔ صوفیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلی آئی۔ تب تک تبسم یہ خبر نشر کر چکی تھی۔ ''خدا مبارک کرے'' انہوں نے بھی صوفیہ کا ماتھا چوم کر اسے دعا دی۔

''امّی! آپ سالن دیکھ لیجئے گا، ہم لوگ کمرے میں ہیں''۔ تبسم اس کا ہاتھ تھام کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''اب بتاؤ تفصیلی گفتگو'' وہ بیڈ پر چھلانگ لگاتے ہوئے بولی

''کیا بتاؤں؟'' وہ ہنسنے لگی۔

''کوئی بتانے کی بات ہی نہیں، بس امّی نے کل ان لوگوں سے فون پر بات کی اور صبح مجھے بتایا کہ اگلے جمعہ کو نکاح ہے، اور بس!''

''ان محترم سے بات نہیں ہوئی؟'' اس نے اشتیاق سے پوچھا

''نہیں'' اس نے سر ہلایا

''امّی تیار ہی تھیں کہ کل یا پرسوں آنٹی، یعنی سلیم کی امّی آئیں گی مجھے ساتھ لے جانے کیلئے''

''اپنے گھر؟''

تبسم نے آنکھیں پھاڑیں

''نہیں بھئی'' وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی ''شاپنگ کیلئے وہ کہہ رہی تھیں جس کو پہننا ہے پسند بھی اسی کی ہونی چاہئے''۔

''دیٹس رائٹ'' تبسم نے تائید کی ''اور رخصتی کب ہوگی محترمہ کی؟''

''قریباً چھ ماہ بعد، ان لوگوں کی نئی کوٹھی زیر تعمیر ہے اس کے مکمل ہوتے ہی''۔

''اوہ میری جان تو چلی جائے گی''۔ تبسم ایک دم اداس ہوگئی۔ ''میں اکیلی کیا کروں گی؟''

''انتظار، موسم بہار کا، جو کہ میری دعاؤں سے تیری زندگی میں بھی بہت جلد آنے والا ہے''۔

□○□

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

(۵)

''صوفی.....صوفی!'' امّی اُسے آوازیں دے رہی تھیں۔ ''جی امّی!'' ''بیٹا! تمہاری آنٹی کا فون ہے، تم سے بات کرنا چاہ رہی ہیں''۔ اُنہوں نے ریسیور اُسے تھماتے ہوئے کہا۔ اس نے حیرانی سے ریسیور کان سے لگایا۔

''ہیلو.....اسلام علیکم!''

''وعلیکم اسلام! جیتی رہو بیٹی! میں سلیم کی امّی بول رہی ہوں''۔ وہ نرم لہجے میں بول رہی تھیں

''جی! وہ بوکھلاسی گئی ''جی اچھا!'' وہ مسکرانے لگی ''میں نے شمیمہ سے کہا تھا کہ تمہیں تمہاری پسند سے شاپنگ کروادوں گی۔ شاید شمیم نے تم سے ذکر کیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

ہو"۔

Digitized By eGangotri

"جی بتایا تھا امّی نے"۔ اس نے لہجے کو حتی الامکان مودب بنایا۔

"بیٹی، مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا ایک ضدی سا، شریر سا بیٹا ہے سلیم، جسے اتنا بڑا ہو جانے کے باوجود عقل نہیں آئی ہے تو وہ کہہ رہا ہے کہ شاپنگ وہ اپنی پسند سے کرے گا۔ میں نے کہا بھی کہ جس کی چیزیں اس کی پسند، لیکن وہ کہتا ہے جس کی دُلہن اس کی پسند"۔

وہ شرما کر مسکرائی۔ صوفیہ کو بے تحاشا خفت محسوس ہوئی

"لیکن میں نے کہہ دیا ہے کہ بھئی پہلے میں اپنی بہو سے پوچھوں گی، پھر ہی کوئی فیصلہ کروں گی، اب بتاؤ کیا کہتی ہو؟"

"جی، میں کیا کہوں؟" وہ نرمی سے بولی "جیسے آپ مناسب سمجھیں آنٹی"۔

"نہیں، نہیں تم بتاؤ، تم اپنی پسند سے شاپنگ کرنا چاہتی ہو تو.....!"

"نہیں، نہیں آنٹی" اُس نے جلدی سے کہا "ایسی تو کوئی بات نہیں مجھے آپ کی پسند پر اعتبار ہے"۔

"سوچ لو بیٹی" وہ ہنس رہی تھیں۔ "پھر پسند میری نہیں سلیم کی ہوگی، اس کی پسند پر بھی اعتبار ہے"۔

"جی!" وہ مسکرانے لگی۔ چیزوں سے کیا فرق پڑتا ہے آنٹی! اصل بات تو خلوص اور محبت کی ہوتی ہے"۔

"جیتی رہو، اچھا ذرا شمیمہ کو تو بلاؤ"

"جی اچھا" اس نے ریسیور پاس کھڑی امّی کو تھمایا اور وہاں سے ہٹ

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گئی۔

سلیم کی امّی اسے اچھی لگی تھیں اس دن بھی جب وہ ملنے آئی تھیں اور آج ان سے باتیں کر کے بھی اسے ان کی نرم آواز اور مہربان لہجہ بہت اچھا لگا تھا۔ ''سلیم میرے لئے شاپنگ اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں''۔ اُس نے سوچا اور مسکرا دی ''دیکھتے ہیں جناب آپ کی پسند کو، ویسے ایک چیز تو بڑی شاندار پسند کی ہے''۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے اُس نے شرارت سے سوچا۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(٦)

اور جس وقت ڈل گولڈن کام سے مزین.....روز پنک شرارہ سوٹ میں ملبوس، تبسم کے ہاتھوں سے سنوارے گئے اپنے وجود کو صوفیہ نے آئینے میں دیکھا، اسے سلیم کی پسند پر بڑا ہی فخر محسوس ہوا۔ ''تو جناب اعلیٰ! بیوٹیشن کا کورس کرنے کا فائدہ ملاحظہ کیجئے!'' تبسم نے اسے چمکتی نظروں سے دیکھا ''محترمہ پہچانی نہیں جارہی ہیں''۔

''اچھا! بات تمہارے بیوٹیشن کورس کی ہے یا میرے حسن بے مثال کی؟'' اس نے اترا کر پوچھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

''منہ دھو کر دیکھ لو'' وہ ہنسی ''ویسے صوفی! قیامت کا سوٹ پسند کیا ہے
Digitized By eGangotri
سلیم صاحب نے، ایمان سے تو بھی جانی تو اتنا اچھا لباس پسند نہ کرتی''۔
''اچھا تعریفیں بعد میں، پہلے تم تیار ہو جاؤ فٹافٹ! وہ لوگ آ گئے تو؟''
''بس میں پانچ منٹ میں تیار ہوئی۔ وہ جھپاک سے باتھ روم میں گھس گئی
مووی کیمروں کی فلیش لائٹوں اور ارد گرد روشن سرچ لائٹس کی روشنی میں صوفی نے نکاح نامے پر سائن کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے کسی اور کو سونپ دیا۔
''شمیم! میں صوفی کو بہو نہیں بیٹی بنا کر لے جاؤں گی۔ میری قسمت میں بیٹی نہیں تھی، صوفی کے روپ میں مجھے بیٹی ملی ہے''۔
سلیم کی امّی نے شمیمہ کی نم آلودہ نگاہیں دیکھ کر انہیں تسلی دی۔ تصویروں کا دور شروع ہوا۔ سلیم کو لا کر صوفیہ کے برابر بٹھایا گیا تو وہ خود بخود مسکرانے لگی۔
''اوہو.....ہو.....یہ اعجاز قربت.....!'' سلیم کے کسی منچلے دوست نے فوراً اس کی مسکراہٹ کیمرے میں قید کرتے ہوئے فقرہ کسا
''اپنے دوست کو نہیں دیکھتے؟ دانت نقلی ہوتے تو کب کے صوفی کی گود میں گر چکے ہوتے''۔ تبسم نے فوراً اس کا دفاع کرنے کو آستینیں چڑھائیں
''اجی جن کے ہم جیسے دوست ہوں وہ تو سدا مسکراتے ہی رہتے ہیں''۔ اس نے بھی ایک خوبصورت لڑکی متوجہ دیکھ کر بات بڑھائی
''ظاہر ہے، میں نے خود اتنی مشکلوں سے ہنسی روکی تھی''۔ وہ برجستہ بولی ''صوفی سے باوجود ہنسی ضبط نہ ہوئی لیکن اس کی ہنسی کی ہلکی سی کھنک آس پاس ابھرتے قہقہوں میں چھپ گئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رات کو تبسم دیر تک اس کے پاس رکی تھی۔ دونوں نے مل کر ہر شے سے مکمل انصاف کیا تھا۔ امّی اور پاپا نے اکلوتی بیٹی کی خوشی پر انواع واقسام کے کھانے بنوالئے تھے ''صوفی! فنکشن تو زبردست رہا ہے نا؟'' سب سے آخر میں آئس کریم سے انصاف کرتے ہوئے تبسم نے کہا

''تو نے سلیم بھائی کو نہیں دیکھا نا!''

''نہیں'' اس نے نفی میں سر ہلایا

''کیسے دیکھتی بھلا؟ امّی ذرا پرانے خیالات رکھتی ہیں انہوں نے مجھے پہلے ہی خبردار کیا تھا ساری تقریب میں ہنسنا نہیں ہے، سر نہیں اُٹھانا، آنکھیں نہیں جھپکانی، زیادہ بولنا نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ ویسے بتاؤ نا کیسے لگ رہے تھے؟''

''زبردست''

اس نے انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر اشارہ کیا ''سلور گرے تھری پیس سوٹ میں بے انتہا اسمارٹ لگ رہے تھے۔ بڑا اچھا خوبصورت کہل ہوگا تم دونوں کا''۔

''تبسم یقین نہیں آتا کہ میں'' ''کسی اور کی ہو چکی ہوں'' تبسم نے اطمینان سے جملہ مکمل کیا

''ہاں''۔ اس نے سر ہلا کر تائید کی ''آجائے گا''۔

صوفیہ مسکرائی

''وہ اپنی ذات کا یقین خود دلائیں گے، آپ کے دل کے چور رستوں سے ہو کر مسز صوفیہ سلیم'' وہ دھیرے سے ہنسی ''اچھا، اب میں چلوں!'' تبسم وال

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کلاک پر نگاہ ڈال کر کھڑی ہوئی ''بو نے بارہ بج رہے ہیں''۔ فون کر کے فردوس بھائی کو بلا لونا''۔ وہ بھی کھڑی ہوگئی

''بہت رات ہوگئی ہے''۔

''کم آن یار! دو گھر چھوڑ کر تیسرا میرا ہے، چار قدم تو ہیں گنتی کے، تم چلو گیٹ پر سے دیکھتی رہنا''۔

''چلو'' وہ بھی راضی ہوگئی۔ تبسم کو رخصت کر کے اس نے گیٹ بند کیا اندر آ کر بیرونی دروازے کو لاک کیا پھر لاؤنج سے گزرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ درمیان میں رکھے فون کی بیل بج اُٹھی۔ صوفیہ ایک لمحے کو چونکی۔ امّی، پاپا کب کے اپنے کمرے میں جا چکے تھے پھر اچانک اس کے دل میں ایک یقین سا اُترا کہ فون سلیم کا ہوگا۔ ''ہیلو!'' دوسری بیل پر وہ ریسیور اُٹھا چکی تھی ''تھینکس گاڈ!'' دوسری جانب سے شکر کا سانس لیا گیا۔ میں تو ڈر رہا کہ ساس یا سسر صاحب سے ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ اوہ گاڈ، تھینکس الاٹ'' صوفی دھیرے سے ہنسی

''کچھ بولیں گی نہیں آپ؟'' اس نے اشتیاق سے پوچھا

''کیا بولوں؟'' اس نے ایک نگاہ امّی، پاپا کے بند کمرے کے دروازے پر ڈالی

''صوفی! بڑا خوبصورت احساس ہے تمہیں پا لینے کا، معلوم ہے کتنا خوبصورت؟''

''کتنا؟'' اس نے تھوک نگل کر پوچھا

''اتنا خوبصورت، جتنی تم بھی نہیں ہو''۔ وہ ہنسا ''ناراض تو نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

ہوئیں؟''

Digitized By eGangotri

''نہیں''۔وہ بھی ہنسی ''بڑی خوبصورت ہنسی ہے آپ کی پتہ ہے کتنی؟''

''کتنی؟''

جتنی خوبصورت آپ بھی نہیں ہو''۔ وہ شرارت سے بولا.....''اور آج.....آج آپ دلہن بنی اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں''

''جتنی میں ہوں بھی نہیں''۔اُس نے جلدی سے بات کاٹ کر اس کا جملہ مکمل کر دیا اور پھر دونوں ہنسنے لگے۔

''یو آر رائٹ'' وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا

''صوفی! نہ جانے یہ چھ مہینے کیونکر گزریں گے!''

''جیسے اتنے سارے دن گزر گئے ویسے ہی''۔اُس نے تار سے کھیلتے ہوئے کہا''ارے! زندگی آج سے ہی بدلی ہے پاگل لڑکی، آج ہی تو علم ہوا ہے کہ کہیں ایک خوبصورت نازک سا وجود بستا ہے جو کہ میرا ہے صرف میرا''۔

''اچھا خدا حافظ'' اسے یک بیک شرم آئی اور اس نے جلدی سے ریسیور رکھ دیا۔ اپنے کمرے میں آکر اس نے گہری سانس لی اور لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔سلیم کی خوبصورت، مدھم سروں میں بولتی آواز دل کی دھڑکنوں میں اب تک ارتعاش پیدا کر رہی تھی''نہ جانے یہ چھ مہینے کیونکر گزریں گے''اُس نے سلیم کا کیا گیا سوال خود سے کیا اور مسکرا کر لائٹ آف کر دی۔

□○□

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۷)

موسم یک بیک ہی بڑا حسین ہو گیا تھا۔ ہر وقت نیلے، اودے، سفید بادلوں کے ٹکڑے یہاں سے وہاں تیرتے پھرتے۔ لان کی کیاریاں مختلف رنگوں کے پھولوں سے بھری پڑی تھیں اور زندگی کا موسم تو اس بیرونی موسم سے بھی حسین تھا۔ ہر شاخ تصور غنچوں سے، کلیوں سے مہک اُٹھی تھی۔ دل کی وادی میں آئی بہار اپنے پورے جوبن پر تھی۔

"تبسم.....تبسم!" حسب عادت وہ گیٹ سے ہی آوازیں دیتی چلی جا رہی تھی کہ سامنے سے آتے ہوئے فردوس بھائی کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ "اسلام علیکم فردوس بھائی" اس نے مسکرا کر سلام کیا۔ "کہئے کیسے ہیں؟" "وعلیکم اسلام" وہ رک کر تذبذب سے بولے تھے "صوفی جی! ایک بات کہوں اگر برا نہ مانیں تو" "ارے" وہ ہنسی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''کہئے نا فردوس بھائی، آپ کی بات کا بھلا میں کیوں برا مانو گی'' اور ویسے بھی آج کل کسی کی بات کچھ کم ہی بری لگتی تھی اسے تو ہر کسی کے لب پھول برساتے ہی محسوس ہوتے تھے۔

''صوفیہ جی! چادر یا دوپٹہ عورت کا جسم ڈھانپنے کیلئے ہوتا ہے اور مسلمان لڑکی کی شناخت بھی اسے ایسے ہی اوڑھنا چاہئے جیسا اس کا حق ہے''۔

شرمندگی کی اوس نے یک بیک اس کے پورے وجود کو ڈھانپ کر اسے منجمد کر دیا۔ اس کا دایاں ہاتھ بالکل بے اختیار طور پر گلے میں پڑے نیٹ کے دوپٹے پر گیا اور اس نے دوپٹہ آگے کھینچ لیا

''مجھے امید ہے، آپ نے مائنڈ نہیں کیا ہوگا!'' وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے

''جی.....نہیں!'' اس نے ان کے چلے جانے کے بعد کہا تھا قدم اچانک ہی من من بھر کے ہو گئے تھے۔ پہلی بار اس نے کسی مرد کے منہ سے وہ کلمات سُنے تھے جو آج تک اسے کسی عورت نے بھی نہ کہے تھے۔ گھر میں تو وہ عموماً بغیر دوپٹے کی ہی گھومتی تھی۔ باہر بھی نکلتی تو کبھی دوپٹہ سر پر نہ لیتی اور نہ ہی پھیلا کر اوڑھتی تھی لیکن آج تک امّی، پاپا یا کسی اور نے کبھی نہ ٹوکا تھا

''خیریت؟'' اندر پہنچی تو تبسم نے اسکا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر پوچھا ''یہ شام کے چار بجے ہیں یا دن کے بارہ؟''

''تبسم! یہ فردوس بھائی کچھ عجیب سے نہیں ہیں؟'' اس نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

''عجیب سے؟ کیا مطلب؟ کیا ان کے دو سینگ ہیں یا ان کی ناک کا

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

رنگ لال ہے؟''

Digitized By eGangotri

تبسم، تبسم ہی تھی۔ مجال ہے جو کسی بات کو سنجیدہ لے جائے۔ ''تبسم! میں مذاق نہیں کر رہی ہوں'' اس نے برا سا منہ بنایا

''ارے ہوا کیا ہے؟'' ''ابھی میں اندر آ رہی تھی نا تو کہنے لگے صوفیہ جی! دوپٹہ ایسے اوڑھنا چاہئے جیسا اس کا حق ہے، سچ تبسم! مجھے بڑی شرم آئی''

''اوہ!'' وہ ہنسنے لگی ''تو پکڑی گئیں محترمہ آج! ارے صوفی ڈیئر مائنڈ مت کرنا، اصل میں ان کی عادت ہی کچھ ایسی ہے کہ ہر کسی کو ٹوک دیتے ہیں''۔

''تو کیا تمہیں بھی کہا تھا ایسا؟'' اس نے حیرانی سے پوچھا

''نہیں، اس سلسلے میں تو کچھ نہیں کہا اصل میں، میں تو ہمیشہ ہی اس بات کا خیال رکھتی ہوں نا کبھی میں تمہیں ملی دوپٹے یا چادر کے بغیر؟''

''نو'' اس نے سوچ کر سر ہلایا۔ واقعی اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا کہ تبسم اکثر سر ڈھانپے رکھتی تھی یا کم از کم خود کو لپیٹے ضرور رہتی تھی ''لیکن بہر حال مجھے بھی وہ ٹوکتے ہی رہتے ہیں کبھی کھڑے ہو کر کھانے پینے پر، کبھی نماز جان بوجھ کر لیٹ پڑھنے پر، ان کی تو عادت ہے، تم نے کیوں دل پر لے لیا؟''

''نہیں، ٹھیک ہی تو کہتے ہیں'' صوفیہ سوچ کر بولی تھی۔ ''میں آئندہ خیال رکھوں گی''۔ ''تم نے ڈیزائن نوٹ کئے؟'' تبسم نے اس کے بائیں ہاتھ میں رول کر کے پکڑا ہوا رسالہ دیکھ کر پوچھا

''ارے ہاں یہی تو دکھانے لائی تھی، یہ دیکھو کتنا حسین کام ہے'' دونوں ایک ساتھ رسالے پر جھک گئیں۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۸)

''صوفیہ تمہارا فون ہے''۔وہ کچن میں تھی جب اُسے امّی کی آواز آئی

''کس کا ہے امّی ؟'' وہ ہاتھ پونچھتی ہوئی بولی

''سلیم کا؟''

''ہیں؟'' اسے یک بیک ڈھیر ساری حیرت ہوئی۔امّی اسے ریسیور تھما کر باہر چلی گئیں۔

''ہیلو'' اُس نے ریسیور کان سے لگایا

''کیسے مزاج ہیں؟'' وہ بے حد شگفتہ موڈ میں تھا۔''آپ .....آپ نے کہہ دیا امّی سے؟'' اس نے ڈرتے ڈرتے باہر کی جانب دیکھ کر سرگوشی میں کہا

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''کیا کہہ دیا؟'' وہ حیران ہوا

''کہ صوفیہ سے بات کرنی ہے''

''اوہ!'' وہ ہنسنے لگا ''ارے بھئی، ہم دونوں نہ تو ایک دوسرے کیلئے غیر ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی برائی ہے''

''بات برائی کی نہیں ہے، اصل میں امّی کچھ سخت سی ہیں'' اُس نے اہم اطلاع دی۔

''بالکل بھی سخت نہیں ہیں۔ سخت تو ہماری امی جان ہیں بس کیا بتاؤں صوفی کتنی مشکلوں سے ملنے کی اجازت ملی ہے''۔

''ملنے کی!'' اسے جھٹکا لگا

''ہاں بھئی، میں نے تو صاف کہہ دیا کہ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم لوگ چھُپ چھُپ کر نہ ملیں اور چور راستے نہ اپنائیں تو کم از کم ہمیں فون پر باتیں کرنے کی اور کبھی کبھار ساتھ سیر کو جانے کی اجازت دے دیں''۔

''ہم لوگ؟ آپ نے بے وجہ میرا نام بھی لے لیا؟'' اس نے دبا دبا احتجاج کیا ''نہ لیتا تو کم از کم میں تو اتنا حسین نہیں ہوں کہ صرف میری خواہش کا اتنا احترام کیا جاتا'' وہ ہنسا ''ویسے فکر مت کرو آپ کا نام میں نے صرف امّی، ابُو کے سامنے لیا ہے، آپ کے والدین کو اس بات کا علم نہیں''۔

''پھر بھی سلیم جی! ایمان سے مجھے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے، بے وجہ آپ نے میری امیج بھی خراب کروادی''۔

''بڑی پیاری لگ رہی ہو ایسے لڑتے ہوئے، ایسا کرو آمنے سامنے بیٹھ کر لڑیں گے شام کو، آپ تیار رہنا، میں ٹھیک سات بجے پک اَپ کرنے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آؤں گا آپ کو"

"کیا؟" وہ بیہوش ہونے کو تھی

"امّی.....!" "آنٹی سے امّی نے بھی بات کی ہے اور میں نے بھی۔ آپ فکر مت کرو انہوں نے بڑی خوش دلی سے اجازت دی۔ میڈم! آپ میری منکوحہ ہیں، بھگا کر نہیں لے جاؤں گا"

"لیکن.....!"

"لیکن ویکن کچھ بھی نہیں، ٹھیک سات بجے ہاں!" اس نے کچھ بولنا چاہا لیکن وہ ریسیور رکھ چکا تھا

"اُف خدایا!" وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھی "کیا سوچ رہی ہوں گی امّی بھی"

شام تک وہ اپنے کمرے میں ہی رہی اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ امّی سے کنفرم کس طرح کرے لیکن اُنہوں نے اس کی مشکل خود ہی آسان کر دی۔

"صوفی!" اُنہوں نے دروازے کھول کر جھانکا تھا "چھ بج گئے ہیں تیار ہو جاؤ، سلیم آتا ہی ہوگا اس نے تمہیں بتایا ہوگا وہ تمہیں سیر کرانے کیلئے لے جانا چاہتا ہے"۔ امّی کے جاتے ہی وہ چھلانگ لگا کر بستر سے اُتر آئی۔ ڈارک براؤن شیفون کا سوٹ نکالا اور باتھ روم میں گھس گئی جس وقت وہ تیار ہو کر پرفیوم اسپرے کر رہی تھی، باہر گاڑی کا ہارن بجا صوفیہ نے مڑ کر کلاک پر نگاہ دوڑائی، سوا سات بجے تھے

"جلدی آجانا" امّی نے اُسے ایک نگاہ دیکھ کر بس اتنا کہا تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''جی امّی!'' وہ سر ہلا کر باہر چلی آئی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے پوری طرح اپنی جانب متوجہ سلیم پر ایک نگاہ ڈالی اور مسکرائی ''چلیں؟''

''آئس کریم کھانے!''

اس نے سوچ کر بتایا تو وہ ہنسا ''یہ تم لڑکیوں کو آئس کریم کھانے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے؟'' ڈرائیو کرتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا۔

کیا مطلب؟ صرف لڑکیوں کو ہوتا ہے؟'' وہ جو باہر دیکھ رہی تھی چونک کر بولی

''اور کیا، کبھی لڑکوں کو آئس کریم کی خواہش کرتے دیکھا ہے؟''

یہ لڑکے ہر بات میں اتنے معصوم کیوں بنتے ہیں؟'' وہ شرارت سے ہونٹ دانتوں سے دبا کر بولی

''ہوتے ہی معصوم ہیں اور یہ لڑکیاں توبہ توبہ، گھنی ہوتی ہیں پکی!'' وہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا۔

''کیا، مجھے گھُنی کہہ رہے ہیں آپ؟'' اُس نے احتجاج کیا۔

''آپ کو تو نہیں کہا، لڑکیوں کو کہا ہے؟''

میں کیا ہوں؟

''خاتون!'' وہ زور سے ہنسا۔ صوفی بھی ہنسنے لگی ''توبہ کتنا لڑتی ہو آپ'' وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا ''ذرا بٹن دباؤ اور شروع دیکھو بعد میں اتنا مت لڑنا کہ میں اسپتال سے گھر واپس ہی نہ آیا کروں۔ وہیں نائٹ ڈیوٹی لگوالوں اور پھر کسی ڈاکٹرانی کے عشق میں مبتلا ہو جاؤں''۔

''کیا فرق پڑتا ہے پھر!'' وہ سنجیدگی سے بولی ''آپ ناسمجھ ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ڈاکٹرانی تو سمجھدار ہوگی''

''اچھا''۔

وہ شوخی سے بولا ''تم ناسمجھ ہو؟''

''میں کیا کروں، میری تو مجبوری ہے'' صوفیہ نے ٹھنڈی آہ بھری ''نکاح جو ہوگیا ہے''۔

''سائن کیا گن پوائنٹ پر کروائے گئے تھے؟'' وہ برامان کر بولا

''نو'' اُس نے نفی میں سر ہلایا ''لو (Love) پوائنٹ پر''

سلیم ہنسنے لگا ''زیادہ خوش فہمی میں مت رہئے گا، وہ تو میرے امّی، ابّو کا فیصلہ تھا''۔ ''ہاں بھئی، ہم نے کب دعوے کئے ہیں''۔ وہ بدستور مسکرا رہا تھا ''ویسے ابھی بتایا تھا نا میں نے کہ لڑکیاں بڑی گھنی ہوتی ہیں۔ دیکھو پریکٹیکلی ثابت ہوگیا''

صوفی نے اسے گھور کر دیکھا پھر دونوں مسکرائے ''اچھی لگ رہی ہو گڑیا جیسی'' ''شکریہ'' وہ آداب بجالائی۔

□○□

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۹)

دو مہینے اس طرح سے گزرے تھے کہ اسے خود خبر نہ ہوئی تھی۔ دن پر لگا کر اُڑ رہے تھے۔ وہ امّی اور تبسم بازاروں کے چکر لگا لگا کر تھک گئے تھے

''دیکھ صوفی!'' تبسم پانی پیتے ہوئے کہہ رہی تھی ''اگر میری شادی میں تو نے میرا ایسا ہی ساتھ نہ دیا نا تو ایمان سے کوئی بھاری سی چیز ماردوں گی تیرے سر پر'' ''بھاری سی چیز؟

مثلاً؟''

وہ چائے میں شکر ملاتے ہوئے بولی ''مثلاً سلیم صاحب'' وہ کھلکھلا کر ہنسی ''تبسم کی بچّی، تمیز سے' صوفی مسکرائی

''بتاؤں گی میں سلیم کو''۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''بتاؤں گی میں سلیم کو تبسم نے اس کی نقل اُتاری

''اور میں کس کو بتاؤں تمہاری زیادتیوں کے بارے میں۔

ایمان سے صوفیہ میری ٹانگیں دو دو انچ تو ضرور گھس گئی ہوں گی۔ میں ناپوں گی اپنا قد دوبارہ''

''چلو جتنی تمہاری ٹانگیں گھسیں گی، میں تمہاری شادی میں اس سے ڈبل گھسوالوں گی۔ پرامس! بس اب خوش؟'' اس نے کپ تبسم کو تھمایا

''خوش! ہائے کہاں خوش ظلم! میری شادی کے تو دور دور تک آثار نہیں'' اس نے ٹھنڈی آہ بھری ''کب آئے گا میرا دلہا، کہاں سے آئے گا؟ کہاں ہو تم ذرا آواز دو ہم یاد کرتے ہیں''۔ اس نے باقاعدہ گانا شروع کیا اس کی اس بے ساختہ ایکٹنگ پر صوفیہ ہنستے ہنستے بے حال ہوگئی۔ فون کی بیل بجی تو دونوں چُپ ہوگئیں۔

''تبسم پلیز دیکھ لو ذرا میری تو اُٹھنے کی بالکل ہمت نہیں ہے ایمان سے''۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے ٹانگ دبائی ''ہاں، ہاں تبسم ہی رہ گئی ہے مفت کی، خرچ کرلو جی بھر کر، بتاؤں گی امّی کو جا کر، یہاں کیسے کیسے ستم توڑے جارہے ہیں مجھ پر۔

ہیلو باتیں کرتے کرتے وہ ریسور تک پہنچ چکی تھی

''اسلام علیکم سلیم بھائی، کہئے کیا حال ہیں..... جی ہمارا کیا پوچھتے ہیں، آپ کی بیگم نے چلا چلا کر مار ڈالا ہے..... وہ سارے کپڑے جو یہ جہیز میں لائے گی میرے ہی خونِ جگر سے رنگے گئے ہیں..... جی.....! صوفیہ کو بلاؤں..... نہیں سلیم بھائی، وہ تو نہیں آسکتی..... دراصل اس کی اٹھنے کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بالکل ہمت نہیں ہے''۔

''تبسم کی بچّی!'' وہ چھلانگ لگا کر اُس تک پہنچی'' کیوں آئیں اب چھلانگیں لگاتی؟ تمہاری تو ہمت نہیں تھی'' وہ ریسیور پیچھے کئے لڑ رہی تھی

''تبسم پلیز! تنگ مت کرو''۔ صوفیہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔

''چلو معاف کیا'' اس نے ریسیور اسے تھمایا'' کیا یاد کرو گی خدا کے فضل سے کیا اعلیٰ وارفع دوست ملی تھی''

''ہیلو'' صوفیہ، سلیم سے مخاطب ہوئی'' جی! بازار سے آئے ہیں ہم دونوں''۔ آپ کی دوست نے تو قلینچی کو ہرا دیا بھئی'' وہ بھی ہنس رہا تھا'' بتا دوں تبسم کو؟'' اس نے دھمکایا

''ارے.....رے! یہ غضب نہ کرنا، ابھی تو اس سے بہت سے کام کروانے ہیں''

''اچھا صوفی! میں چلوں'' تبسم جانے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔

''بیٹھو نا تبسم میں ذرا بات کر لوں پھر.....!'' اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھا

''نہ.....نہ.....تم باتیں کرو آرام سے، میں ذرا گھر کا چکر لگا لوں۔ امّی کا حال چال پوچھ لوں، رات کو آؤں گی'' چلو ٹھیک ہے، خدا حافظ'' اس نے ہاتھ ہلایا اور پھر سلیم کی جانب متوجہ ہوئی۔'' جی، اب کہئے کیا کر رہے تھے'' ''آج کل تو ایک ہی کام ہے مجھے وہ کیا کہا ہے فیض نے ؎

تیری امید، تیرا انتظار جب سے ہے
نہ شب کو دن سے شکایت نہ دن کو شب سے ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بس ہمیں بھی آپ کا انتظار اور آپ کی امید ہی ہے۔ صوفیہ ہنسنے لگی۔

''صوفی! یار پروگرام بناؤ، کہیں ڈنر کرتے ہیں کسی دن۔'' ایسے پروگرام تو آپ ہی بناتے ہیں پھر آپ ہی سب کو مناتے ہیں''۔ ''ہاں یہ تو ہے آپ نے کب میرا ساتھ دیا ہے کبھی''۔ وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا تھا ''ساتھ تو ہمیشہ ہی دیتی ہوں آپ کا'' اس نے ساتھ رکھے ٹائم پیس پر نگاہ ڈالی۔

''اوہو! میری نماز قضا ہوگئی سلیم صاحب'' ٹائم دیکھنے پر اُسے خیال آیا کہ اس نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ ''چلو ہوگئی تو ہوگئی''۔ وہ اطمینان سے بولا تھا ''چچ.....ایسے تو نہیں کہتے سلیم صاحب'' اسے سلیم کے انداز پر حیرت ہوئی۔ ''آپ نماز پڑھتے ہیں؟'' ''نہیں یار! کہاں ٹائم ملتا ہے تم بتاؤ ڈنر کا پروگرام کب رکھیں اور کہاں؟'' ''ٹائم ملتا نہیں، نکالنا پڑتا ہے'' اُس نے سوال نظر انداز کر دیا۔ ''فرض تو فرض ہے نا''۔ ''اوہو صوفی! آج کل کے اس تیز رفتار زمانے میں بھلا کون اتنا ٹائم نکال سکتا ہے چار وقت نماز پڑھنے کا''۔

''چار وقت! وہ چیخی ''سلیم جی! آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ نماز پانچ وقتوں کی فرض ہے''۔

''اچھا!'' وہ خاموش ہوگیا۔

''آپ نے کبھی عبادت نہیں کی؟'' اسے شاک لگا تھا کہ یہ سن کر کہ ایک مسلمان ہوتے ہوئے بھی اسے نمازوں کی تعداد تک یاد نہیں تھی۔ ''پتہ نہیں، کبھی بچپن میں ادا کی ہو'' وہ بیزاری سے بولا تھا۔ واضح طور پر اس وقت اس کا موڈ بحث کا نہیں لگ رہا تھا ''حیرت ہے''۔ وہ بھی خاموش سی ہوگئی ''اچھا میں آپ کو رات کو رنگ کروں گی ابھی یہ سامان سمیٹنا ہے سارا۔ تبسم کی بچّی پھیلا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

گئی ہے سب"۔ "اوکے میں انتظار کروں گا"۔ اُس نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ تھوڑی دیر ایسے ہی اپنی جگہ بیٹھی رہ گئی۔ اسے بڑا صدمہ سا ہوا تھا سلیم کے منہ سے ایسے کلمات سن کر۔ ویسے بھی آج کل وہ خود بڑی پابندی اور خشوع وخضوع سے نماز پڑھتی اور خلوص دل سے اپنی بہتری کی دعا مانگا کرتی تھی۔ ان دنوں وہ ذہنی طور پر بڑی پاکیزہ سی، معطر سی ہو رہی تھی۔ ایسے میں سلیم کے منہ سے نکلے عجیب وغریب جملے سن کر وہ ہل گئی تھی۔ "سلیم کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا" وہ زیر لب بڑبڑائی۔

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۰)

''امّی'' رات کو کھانا کھانے کے بعد وہ امّی کے ساتھ لان میں ٹہل رہی تھی۔ ''یہ سلیم لوگ مسلمان ہیں نا؟''

''ارے'' امی ہنسنے لگیں ''کیا بے وقوفانہ بات کی ہے صوفی الحمد للہ مسلمان ہیں، جبھی تو تمہارا رشتہ دیا ہے''

''اچھا!'' وہ تھوڑی دیر سوچتی رہی ''کس فرقے سے ہیں امّی؟''

''جس فرقے سے ہم ہیں کیوں؟ کوئی خاص بات ہے؟'' ''امّی حیرت کی بات ہے نا۔ سلیم نے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ اسے یہ علم نہیں کہ ایک دن میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں!'' ''اچھا!'' امّی کو بھی حیرت ہوئی ''لیکن پروین اور مقبول بھائی تو بڑے پابند ہیں صوم وصلوٰۃ کے۔ دراصل سلیم ایک طویل عرصہ

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

باہر رہ کر آیا ہے نا۔ بچپن میں ہی مقبول بھائی نے اسے اس کے چچا کے پاس بھیج دیا تھا اور اب ڈاکٹر بن کر لوٹا ہے۔ ہوسکتا ہے اس عرصے میں وہ ذہنی طور پر مذہب سے دور رہا ہو''۔

''لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے نا امّی''۔

''ہاں ظاہر ہے''۔ امّی بھی چُپ سی ہوگئیں۔

''صوفیہ'' تبسم ہاتھ ہلاتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔ ''حاضر ہوں حسب وعدہ کیا حال ہیں آنٹی''۔ وہ قریب پہنچ کر بولی

''شکر ہے خدا کا۔ تمہاری امّی کے کیسے مزاج ہیں''۔ امّی نے اس کا شانہ تھپکا

''بالکل ٹھیک پوچھ رہی تھیں آپ کا''

''میری طرف سے سلام کہنا۔ میں آؤں گی ایک دو دن میں ملنے۔ صوفیہ کی شاپنگ وغیرہ سے کچھ فرصت ملے۔ اچھا بھئی، اب تم لوگ باتیں کرو میں چلتی ہوں اندر''۔ دونوں وہیں گھاس پر بیٹھ گئیں۔

''موسم کس قدر خوشگوار ہوگیا ہے نا!'' تبسم نے گھاس کا تنکا دانتوں سے چباتے ہوئے کہا ''ہاں!'' اس نے سر ہلا کر تائید کی ''صرف یہ بیرونی موسم ہی نہیں، دل کا موسم بھی!''

''ہاں دل کا موسم بھی''۔ وہ بے خیالی میں بولی تھی۔ صوفیہ نے چونک کر اسے دیکھا دانتوں سے تنکا چباتے ہوئے وہ گلاب کی کیاریوں پر نگاہ جمائے نجانے کس خوبصورت احساس سے دوچار تھی جو شفق بن کر اس کے گالوں پر پھیلا ہوا تھا۔ مدھم سی مسکان اس کے ہونٹوں پر کھل رہی تھی۔ گلابی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کاٹن کے دوپٹے سے باہر جھانکتی ہوئی کالی سیاہ لٹ اس کے ماتھے پر ہلال بن کر چپکی ہوئی تھی۔ صوفیہ کو اس وقت وہ بالکل کوئی اور تبسم لگی۔ جیسے جنت کی کوئی حور رستہ بھول کر زمین پر اُتر آئی ہو۔

''تبسم!'' اس نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔ ''کیا تجھے بھی کسی سے محبت ہوگئی ہے؟''

''تو نے کیسے جانا؟'' تبسم نے اپنا چونکنا ظاہر کئے بغیر اسی طرح سرگوشی میں کہا۔ ''عشق کے سوا تو کوئی دوسرا جذبہ اتنا طاقتور نہیں جو ایک پل کے تصور سے انسان کو اتنا خوبصورت بنا دے جتنی تم اس وقت لگ رہی ہو''۔ وہ اپنی جگہ پر سرکتے ہوئے بولی ''اچھا!'' وہ ہنسی اور تنکا پھینک کر اسے دیکھنے لگی۔

''ہاں!'' اس نے سر ہلایا ''اب بتاؤ کون ہے جو یک بیک اچھا لگنے لگا ہے؟''

''تم'' وہ اطمینان سے بولی ''تمہارے سوا تو اور کوئی نہیں ہے سارا دن تم ہی میرے سر پر سوار رہتی ہو''۔

''نہیں بتانا تو نہ سہی'' صوفیہ نے کاندھے اچکائے

''ارے کوئی زبردستی ہے''۔ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔ ''تمہارے ذہن میں ہر وقت محترم سلیم ہی رہتے ہیں لہٰذا تمہیں ہر کسی پر یہی شک ہوتا ہے۔ ہے نا!''

''محترمہ تبسم صاحبہ اطلاعاً عرض ہے کہ محترم سلیم صاحب کو میرے ذہن میں براجمان رہتے ہوئے دو مہینے گزر چکے ہیں اور میں نے آپ کے دل کا چور آج پکڑا ہے''۔ ''بے وجہ ہی پکڑا ہے'' وہ ہنستی رہی۔ تھوڑی دیر کے لئے دونوں خاموش ہوگئیں''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

صوفی'' کچھ دیر بعد وہ بولی ''ایک بات ہے'' ہاں کیا؟ وہ چونک کر
Digitized By eGangotri
بولی۔ ''پھوپھی جان کا فون آیا تھا انہوں نے ابو سے بات کی ہے''۔

''کس سلسلے میں؟''

''میرے سلسلے میں'' وہ نظریں جھکا کر بولی ''فردوس کیلئے میرا رشتہ مانگا ہے!''

''تمہارا رشتہ فردوس بھائی کیلئے؟''

ہاں کیوں اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟'' تبسم نے اس کے چیخنے پر اسے حیرت سے دیکھا

''لیکن تبسم! کہاں فردوس بھائی کہاں تم بالکل مشرق، مغرب کی طرح''۔

''ارے'' تبسم ہنسنے لگی ''وہ کیسے؟'' ''دیکھو نا تبسم'' وہ کہتے کہتے رُک گئی اور تبسم کو غور سے دیکھنے لگی۔ ''تبسم! ذرا ادھر دیکھو میری طرف''

''کیوں کیوں دیکھوں؟'' وہ بدستور دوسری طرف نگاہ جمائے رہی ''او'' اس نے او کو لمبا کھینچا ''یہ تو دوسرا ہی معاملہ ہے یعنی وہ کیا کہاوت ہے Opposites Attract ''تمہیں فردوس بھائی اچھے نہیں لگتے کیا؟'' تبسم اس سے پوچھنے لگی ''ارے میری جان جو تمہیں پسند وہ ہمیں پسند''۔ اُس نے تبسم کے گال پر چٹکی بھری ''اور مجھے فردوس بھائی ویسے بھی اچھے لگتے ہیں اور دولہا بھائی بن کر تو اور اچھے لگیں گے بس ذرا وہ کچھ سخت سے ہیں''۔

''نہیں صوفی!'' بالکل بھی سخت نہیں ہیں ان چند دنوں میں، میں نے ان کی شخصیت کا اچھی طرح تجزیہ کیا ہے وہ بہت اچھے بہت ہی اچھے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شرافت، پاکیزگی اور زندگی کی ہر اعلیٰ قدر پر یقین رکھنے والے ان کے ساتھ جو زندگی گزرے گی ناصوفی، وہ مجھے دنیا ہی میں نہیں آخرت میں بھی سرخرو کردے گی''۔

''انکل نے ہاں کردی ہے؟'' صوفیہ نے پوچھا

''ابھی نہیں میری رائے جاننے کے لئے انہوں نے پھوپھی جان سے ایک ہفتے کی مہلت مانگی ہے۔ امّی نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ہاں کہہ دی''۔

''مبارک ہو پھر'' اس نے تبسم کو گلے سے لگالیا ''میں نے کہا تھا نا تبسم! میری دعاؤں سے تمہاری زندگی میں بھی موسم بہار بہت جلد آئے گا''۔

''ہاں صوفی! اب دعا کرنا کہ یہ بہار دائمی ہو''۔

''فردوس بھائی کہاں ہیں آج کل؟'' ''اپنے گھر ہی تو گئے ہوئے ہیں'' وہ مسکرائی ''اُن کے کہنے پر ہی تو'' ''اوہو یعنی یک نہ شد دو نوں شد!'' صوفی حیران ہوئی۔ دونوں ہنسنے لگیں۔

□○□

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۱)

''صوفیہ! تھکے ہارے وجود کیلئے آپ کا دیدار کسی طاقتور ٹانک کی سی تاثیر رکھتا ہے''۔ سلیم نے دھیرے سے اس کا ہاتھ چھو کر کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

''ظاہر ہے، ڈاکٹر جو ٹھہرے ٹانک اور سیرپ سے ہی ملائیں گے مجھے''۔

نیم اندھیرے، خوابناک ماحول میں دونوں آمنے سامنے بیٹھے اپنے اردگرد کے ماحول سے بے نیاز تھے۔

''نہیں جناب! سارا سارا دن ان دوائیوں میں گزار کر بالکل دل نہیں چاہتا مزید ان کا ذکر کرنے کا۔ فرصت میں دل چاہتا ہے پھولوں کی باتیں ہوں، چاند کا ذکر ہو، چاندنی کی ٹھنڈک پر گفتگو ہو، تمہاری باتیں ہوں، تمہارا تصور ہو''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''کمال ہے، آپ ڈاکٹر بن کیسے گئے؟ آپ کے خیالات تو کہتے ہیں کہ آپ کو شاعر ہونا چاہئے''۔ وہ ہنس کر بولی

''اجی! آپ فرمائش کر کے تو دیکھیں ہم آپ پر غزلیں اور نظمیں کہتے رہیں گے دن رات!''

''جی نہیں اتنا نکما نہیں بنانا مجھے آپ کو۔ آپ اچھے ڈاکٹر رہیں وہی بہت ہے برا سا شاعر بننے کی کوشش نہ کریں''۔

''یار صوفی! یہ خراب عادت ہے آپ کی۔ دل توڑ دیتی ہو''۔

''پھر جوڑتی بھی تو میں ہی ہوں''۔ وہ مسکرائی ''اب گھر چلیں سلیم صاحب دیر ہو گئی ہے!''۔

''چلو'' وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولا ''اتنی دیر سے کوشش کر رہا تھا آپ کو باتوں میں الجھائے رکھوں تا کہ آپ واپس جانے کا خیال نہ کریں''۔

''اچھا؟'' وہ حیران ہوئی ''بڑے چالاک ہیں آپ صبر سے کام لیں۔ چند دنوں کی بات اور ہے پھر خود ہاتھ جوڑیں گے کہ صوفی خدا کیلئے کچھ دیر کیلئے مجھے تنہا بھی چھوڑ دو''۔

''سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میرا تو وجود ہی آپ کے دم سے مکمل ہوتا ہے بھلا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو ادھورا رہنے کی خواہش کرے؟'' دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ''کھانا اچھا تھا نا؟'' گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا ''جی بہت سلیم صاحب ویسے بھی آپ ساتھ ہوں تو ہر شے اچھی لگتی ہے''۔

''اور آپ ساتھ ہو تو مجھے صرف ایک چیز بری لگتی ہے''۔ اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''وہ کیا؟'' وہ حیران ہوئی

''آپ کی خاموشی بس آپ جتنی دیر بھی میرے ساتھ رہا کرو بولتی رہا کرو تا کہ جس وقت میں تنہا ہوں آپ کی باتیں یاد آ کر میرا دل بہلاتی رہا کریں''۔

وہ مسکرائی۔ اتنی بے تحاشہ محبتوں کا احساس بڑا جاندار اور خوبصورت تھا ''نصرت فتح علی خان کو سنو گی؟'' سلیم کیسٹ اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

''ہاں!'' اس نے اثبات میں سر ہلایا ''آپ کو بھی پسند ہے؟''

''بہت جب میں امریکہ میں تھا نا تب بھی فتح علی خان کو سنتا تھا۔ میرا ایک دوست ہے اشفاق، وہ کیسٹس بھیجتا تھا مجھے میرے برتھ ڈے پر۔ تب سے میرا پسندیدہ فنکار ہے''۔ اُس نے کیسٹ لگائی ''غم ہے یا خوشی ہے تو میری زندگی ہے تو''۔ مرحوم نصرت فتح علی خان کی آواز گاڑی میں گونجی۔ صوفیہ باتیں بھول کر دلکش غزل کے مصرعوں میں گم ہو گئی۔ ''اُف کتنی دردناک آواز ہے ہے نا سلیم جی؟''

''ہاں پسند آئی آپ کو؟''۔

''بہت!''

باقی کا راستہ دونوں نے خاموشی سے یوں غزلیں سنتے ہوئے گزار دیا

''صوفی'' وہ اترنے لگی تو سلیم نے کیسٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔ ''یہ آپ رکھ لو سنو گے تو میں یاد آیا کروں گا اور یہ لمحات بھی''

''آپ مجھے ویسے بھی یاد رہتے ہیں'' کیسٹ ہاتھ میں لے کر وہ مسکرا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

کر بولی تھی

Digitized By eGangotri

''اوکے بائے'' وہ گاڑی بڑھا لے گیا وہ کچھ دیر وہیں کھڑی اس کی گاڑی دور کو جاتے دیکھتی رہی۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

(۱۲)

رمضان شریف کا مبارک اور بابرکت مہینہ شروع ہوگیا تو اس کی مصروفیت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا۔ روزہ رکھ کر بازار جانے کی ہمت اس میں ہوتی نہیں تھی۔ دن میں کئی بار وہ تلاوتِ کرتی رہتی یا نوافل ادا کرتی۔ شام کو امّی کے ساتھ مل کر تھوڑا بہت کام کچن کا کر لیتی تھی۔ پھر افطار کے بعد عموماً امّی کے ساتھ شاپنگ کے لئے چلی جاتی تھی۔ دو دن ہو گئے تھے اور وہ تبسم سے بھی نہیں مل پائی تھی۔ ''امّی!'' تیسرے دن سحری سے فارغ ہو کر وہ بولی تھی ''نماز پڑھ کر میں ذرا تبسم کی طرف جاؤں گی''۔

''اتنے سویرے؟ مارے گی تمہیں!'' وہ چیزیں سمیٹتے ہوئے بولیں

''نہیں امّی! وہ تو خود جاگتی رہتی ہے۔ پچھلے رمضان میں تو وہ اکثر سحری کرتے ہی آدھمکتی تھی''۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''اچھا'' امی برتن سنک میں رکھنے لگیں۔ فجر کی نماز پڑھ کر وہ چادر لے کر باہر نکل آئی۔ صبح سویرے کا وقت بڑا پیارا لگ رہا تھا وہ تبسم کے گھر میں داخل ہوئی تو تلاوت کی مسحور کن آواز نے اس کے قدم وہیں روک لئے۔ اس نے دیکھا، بائیں جانب پڑے بنچ پر فردوس بھائی بیٹھے، جذب کے عالم میں تلاوت کر رہے تھے۔ صوفیہ وہیں کھڑی انہیں دیکھتی رہی وہ بڑے اچھے اور مقدس لگ رہے تھے۔ گورا رنگ، نور سے چمکتی پیشانی پر نماز کا واضح نشان، چھوٹی سی کالی داڑھی، ان کے چہرے پر عجیب سی تمکنت تھی۔

''صوفی جی'' وہ نجانے کب سے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی کہ انہوں نے آنکھیں اُٹھا کر اسے دیکھا اور مخاطب کیا ''اسلام علیکم کیسی ہیں آپ؟'' ''وعلیکم اسلام فردوس بھائی آپ سنایئے کب آئے؟''۔ وہ بھی مسکرائی

''پرسوں آیا تھا''۔ اُنہوں نے بتایا

''اور سب ٹھیک ہیں؟''

''جی شکر ہے اللہ کا''۔ وہ مسکرائی اور اندر کی طرف چلی گئی۔ تبسم جاگ رہی تھی لیکن بستر میں تھی

''فرصت مل گئی ہے محترمہ کو''۔ اُسے دیکھتے ہی وہ اُٹھ بیٹھی''۔

''تمہیں کیوں نہیں ملی؟'' اُس نے اپنے بیٹھنے کی جگہ بنائی

''مجھے کیسے ملتی؟ پھوپھی جان مع اپنے فرزند عزیز از جان کے ہمراہ آئی تھیں۔ رات والی گاڑی سے ہی گئی ہیں۔ فرزند یہیں رہ گئے''۔

''کوئی خاص بات؟'' اس نے مسکرا کر پوچھا

''ہاں!'' اُس نے اثبات میں سر ہلا کر اپنا ہاتھ آگے کیا۔ انگیجمنٹ رنگ

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

اس کے ہاتھ کی خوبصورتی بڑھا رہی تھی۔

Digitized By eGangotri

''تبسم!'' صوفیہ نے حیرت آمیز خوشی کے ساتھ اسے دیکھا ''تبسم کی بچّی میرے بغیر یہ کام نپٹا لیا تم نے؟''

''کونسی تقریب تھی میری جان!'' وہ مسکرائی۔ پھوپھی جان نے کل مجھے بلا کر قریب بٹھایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی ڈال دی۔ ابّو نے مٹھائی منگالی اور بس''۔

''اور تم مٹھائی کھلانے تک نہیں آئیں!'' اُس نے باقاعدہ منہ پھلا لیا

''کل پھوپھی یہیں تھیں نا اس لئے۔ آج میں آتی لیکن تم خود آ گئیں۔ چلو میں رات کو آؤں گی اور جو کہو گی، وہ کھلاؤں گی خوش؟''

''ٹھیک ہے!'' وہ بھی مسکرائی ''مجھے پتہ ہوتا تو فردوس بھائی کو مبارکباد وہی دے دیتی کہاں باہر تلاوت کر رہے ہیں''۔ ''جاتے ہوئے دے دینا''۔ تبسم مسکرائی ''اور سلیم بھائی کا کیا حال ہے؟'' ''ٹھیک ہی ہوں گے دراصل ان سے بھی کہاں بات ہو پائی ہے۔ مصروفیت ہی اتنی رہی تین چار دن سے'' ''اور کیا کیا شاپنگ کر ڈالی میرے بغیر؟'' اس نے آنکھیں نکال کر پوچھا تو وہ ہنسنے لگی اور اسے شاپنگ کی تفصیلات بتانے لگی۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۳)

شام کو افطار دونوں نے ساتھ ہی کیا اور اب نماز پڑھ کر دونوں بیٹھی افطار کی چیزوں سے انصاف کر رہی تھیں۔

''صوفیہ ایمان سے اگر میری یہی رفتار رہی تو میں روزے رکھنے سے دبلی ہونے کی بجائے موٹی ہو جاؤں گی۔ سحری میں دو پراٹھے، ڈھیر ساری افطاری پھر رات کے کھانے میں دو روٹیاں!'' اُس نے اپنے کھانے کی مقدار بتائی

''ہائیں!'' تبسم ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگی۔ ''کیا کہا تبسم پھر سے کہنا، میرے کانوں کو شاید دھوکہ ہوا ہے''۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں صوفی، خوشیوں نے میری بھوک بڑھا دی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کہ نکاح یا منگنی کا ایک افیکٹ یہ بھی ہوتا ہے''۔ ''اس لئے کہ کم از کم مجھ پر اتنا اثر نہیں پڑا خوشیوں کا''۔ وہ دل کھول کر ہنسی ''میری خوراک اتنی کی اُتنی ہے''۔

کمال ہے۔ اس نے کاندھے اُچکائے۔

''صوفی فون ہے تمہارا'' امّی نے اسے آواز دی ''اوہ سلیم کا ہوگا'' وہ خوشی سے اُچھلی۔

''اچھا صوفیہ میں چلوں''۔ تبسم بھی اسکے ساتھ ہی اُٹھی ''امّی کو اکیلے سارا کام کرنا پڑ رہا ہوگا کل پھر ملیں گے''۔

''او کے خدا حافظ'' اسے رخصت کر کے وہ فون کے پاس آئی ''ہیلو۔ بڑے دن بعد یاد آئی''۔ اُس نے ریسیور اُٹھایا

''اچھا؟'' وہ گھبرایا ہوا تھا۔ ''پھر تین چار دن سے فون میرا بھوت کر رہا ہوگا جب فون کرو بیل جاتی رہتی ہے۔ کوئی اٹھاتا ہی نہیں ہے۔ کل بھی کیا تھا آپ شاید تبسم کی طرف گئی ہوئی تھیں''۔ ''اوہ اچھا!'' اُسے شرمندگی ہوئی۔

''سوری سلیم صاحب دراصل یہ بازار کے چکروں میں الجھی رہتی ہوں نا''۔

''تو یار کم از کم فرصت ملنے پر فون ہی کر لیا کرو''۔ ''رمضان ہیں نا دن میں تو روزہ ہوتا ہے اس لئے''۔

''وہاٹ'' وہ اس کی بات کاٹ کر بولا ''آپ روزے رکھ رہی ہو؟ بے وقوف لڑکی کمزور ہو جاؤ گی۔ فریش نیس ختم ہو جائے گی ساری!''

''جی؟'' اسے پھر شاک لگا ''کیا کہا؟ سلیم جی آپ روزے بھی نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رکھتے؟''

میں تو کم از کم اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ ایک شخص بے وجہ صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے!''

''سلیم!'' وہ چند لمحوں کیلئے گنگ رہ گئی ''سلیم جی سچ سچ بتائیں آپ مسلمان ہیں؟''

''ہاں بھئی'' وہ ہنسا ''میں مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں''۔

''گھرانے کی نہیں میں صرف آپ کی بات کر رہی ہوں''۔ وہ زور دے کر بولی

''تو ظاہر ہے مذہب تو میرا اسلام ہی ہے لیکن صوفیہ! ٹوبی ویری فرینک۔ میری یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مسلمان نئے دور سے قدم ملا کر کیوں نہیں چلتے۔ اب دیکھو نماز کئی سو سال پہلے کے مسلمان پڑھتے تھے۔ آج کی فاسٹ لائف میں کیا ایک مصروف انسان کو اتنا وقت مل سکتا ہے کہ وہ چار یا پانچ مرتبہ اپنا کام چھوڑ کر نماز پڑھنے اُٹھے یا لگاتار تیس دنوں کے روزے رکھے۔ مجھے مسلمانوں کی بنیاد پرستی سے شدید اختلاف ہے۔ شدت پسند ہوتے ہیں''۔

''سلیم جی'' اس کی آواز، اس کا لہجہ، اس کا پورا وجود کانپنے لگا ''یہ کیا؟ آپ مسلمان تو نہیں ہیں کیا صرف خود کو مسلمان کہہ دینے سے کوئی حلقہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے؟ اور یہ بنیاد پرستی کا الزام مسلمانوں پر کیوں؟ کیوں لگتا ہے یہ الزام؟ فطرت بھی کبھی تبدیل ہوئی ہے؟ سورج آج سے کئی سال پہلے بلکہ ہزارہا سال پہلے سے مشرق سے نکلتا ہے۔ مغرب میں ڈوبتا ہے۔ موسم ہمیشہ ایک ترتیب سے بدلتے ہیں۔ ہر دن کے بعد رات اور ہر رات کے بعد دن ہوتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

ہے۔ یہ فطرت ہے نا سلیم جی؟ اور اسلام بھی تو دین فطرت ہے سچا مذہب بھی کبھی تبدیل ہوا ہے۔ فطرت کے اصول کبھی بدلے ہیں اور کیا آج کے دور میں انسان اتنا بے حس ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اُس رب کی جانب پانچ مرتبہ بھی متوجہ نہیں ہو سکتا جو ہر لمحہ، ہر پل انسان کی جانب متوجہ رہتا ہے۔ یہ بات وقت کی کمی یا فاسٹ لائف کی نہیں ہے سلیم صاحب۔ یہ بہانے تو آپ نے اپنی ذاتی تسکین کیلئے بنا رکھے ہیں۔ مجھے شدید صدمہ ہوا ہے۔ یہ سب کچھ جان کر۔ آپ کے خیالات سن کر''۔

''صوفی! ہر انسان کو حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی سوچوں کے مطابق عمل کرے۔ اس میں بھلا دُکھ اور صدمے کی بات کہاں سے آ گئی''۔ وہ ہلکے سے بولا

''یہ حق آپ کو شاید امریکہ وغیرہ میں نظر آیا ہوگا''۔ وہ جل بھُن کر بولی

''ایک مسلمان ہونے کی بنیادی شرط ہی یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی آزادانہ اور خودمختارانہ سوچوں کے مطابق نہیں بلکہ ان احکامات کے مطابق عمل کرے جو دین خداوندی میں بیان کئے گئے ہیں۔

''یہ تو دل کی بات ہوتی ہے جب ایک بات کو دل ہی نہ کرنا چاہے تو کیوں زبردستی انسان وہ کام کرے''۔ آگے سننا صوفی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اُس نے ریسیور رکھا بلکہ پٹخا اور خود کو بمشکل گھسیٹتی ہوئی بیڈروم تک لائی۔ سلیم کے خیالات، اس کی باتیں، صوفیہ کی روح کو اندر تک چھید رہی تھی اس کے دل و دماغ ہل کر رہ گئے تھے۔ رہ رہ کر سوچوں کی لہریں اس کے اندر اٹھتی رہیں اور وہ رات بھر سوچوں کے بھنور میں پھنسی ہچکولے کھاتی رہی ذرا سی دیر بعد اُس کی آنکھ لگی تھی۔

Digitized By eGangotri
CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۴)

ایک عجب اضطراب تھا جس میں بیٹھے بٹھائے وہ گرفتار ہوگئی تھی۔ وہ بہت دیر تک مضطرب اور بے کل بے کل پھرتی رہی پھر گئی اور پاپا کی شیلف میں سے کافی ساری اسلامی کتابیں اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آئی پورا دن وہ انہی کتابوں کا مطالعہ کرتی رہی۔ امّی نے افطاری وغیرہ کا انتظام اکیلے ہی کرلیا ''صوفیہ''۔ افطار سے کچھ دیر قبل اُنہوں نے اندر جھانکا ''صبح سے کسی کام میں مصروف ہو بیٹا!''

''جی امّی وہ ذرا اسٹیڈی کر رہی تھی''۔ اُس نے کتاب بند کی اور گھڑی دیکھی۔ آنکھیں دکھنے لگی تھیں۔

''افطار کا وقت ہو چلا ہے اب تو نکلو باہر۔ چلو آجاؤ شاباش''۔ ''جی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

امّی!'' اُس نے کتاب بند کی اور ریڈیٹر میں رکھ دی۔ دل کو ایک عجیب وحشت نے آن گھیرا تھا۔ افطار کے وقت اس نے دل کی گہرائیوں سے اپنے رب سے اپنی بہتری کی دعا مانگی۔ سیدھی اور سچی راہ مانگی۔ سلیم کیلئے دعا کی۔ جس وقت وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی، باہر گاڑی کا مخصوص ہارن بجا۔ وہ جان بوجھ کر باہر جانے کی بجائے اندر کمرے میں چلی آئی اور کافی دیر یونہی بے مقصد بیٹھی رہی۔

''صوفی۔ کیا کر رہی ہو؟'' امّی نے اندر آتے ہوئے اُسے دیکھا ''کیوں بیٹھی ہو ایسے؟'' ''کچھ نہیں امّی تھکن ہو رہی ہے''۔ وہ کاہلی سے بولی ''سلیم کب سے آیا ہوا ہے۔ باہر لان میں ہے چلو تم بھی باہر آؤ''۔

''جی امّی آپ چلئے میں آتی ہوں'' امّی باہر نکلیں تو اس نے ایک نظر سامنے آئینے پر ڈالی۔

دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھا اور باہر نکل آئی۔ امّی کچن میں مصروف تھیں شاید سلیم کیلئے کافی بنا رہی تھیں۔ وہ لان کی طرف آ گئی۔

''کیسے ہیں؟'' اُس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے تھکے تھکے انداز میں پوچھا

''ٹھیک ہوں'' وہ مسکرایا۔

''آپ بتاؤ ناراض ہو؟''

''کیوں؟ کس بات پر؟''

''میری باتوں پر جو فون پر کی تھیں''

کمال ہے''۔ وہ ہنسی ''میری ناراضگی کی پرواہ ہے اور خدا کی ناراضگی کی پروا نہیں ہے؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''پھر وہی بات!'' اس نے گہری سانس کھینچی۔ ''صوفیہ! کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہم اس موضوع کو بیچ میں نہ لائیں؟''

''جب تک مجھے آپ کے خیالات کا علم نہ تھا تب تک تو شاید یہ ممکن تھا مگر اب نہیں آپ کو اپنے خیالات بدلنے ہوں گے سلیم جی!''

''صوفیہ! میں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے خیالات بدلو؟''۔

''آپ ایسا کہہ بھی کیونکر سکتے ہیں؟ میں الحمد للہ ایک مسلمان لڑکی ہوں اسلامی اقدار پر یقین رکھتی ہوں جہاں تک ہو سکے ان پر عمل بھی کرتی ہوں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کے خیالات کو سن کر، جانتے بوجھتے ایک اندھی کھائی کی جانب بڑھوں''۔

اندھی کھائی؟ میں نے کب کہا کہ میں کرسچن ہوں یا ہندو ہوں؟ بھئی میرا تعلق تو تمہارے مذہب سے ہی ہے نا''۔

''صرف زبانی طور پر ایک مسلمان ہونے کی کچھ شرائط ہوتی ہیں سلیم صاحب''۔

''مثلاً؟'' اس نے بھنویں اچکائیں

''آپ کو معلوم ہے کہ آپ مسلمان کیوں ہیں؟'' اس نے اسے توحید اور ایمان کے دوسرے نکات سمجھانے کی بجائے الٹا اسے پوچھ لینا زیادہ مناسب سمجھا

''ہاں اسلام اچھا مذہب ہے بہت سی باتیں اچھی ہیں اس میں''۔

''بہت سی نہیں ساری۔ ہر ایک بات!'' اس نے تلملا کر بات کاٹی ''کبھی آپ نے اپنے دین کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو علم ہوتا نا کہ وہ کونسا عالمگیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

مذہب ہے جس سے آپ کا تعلق ہے جو آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو
Digitized By eGangotri
اپنے حصار میں لئے ہوئے ہیں"۔

تم سمجھتی ہو، میں نے کبھی اس جانب دھیان نہیں دیا؟" وہ کچھ بگڑ کر بولا۔ "میں اتنا جاہل نہیں ہوں جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ میں نے کئی مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے مذاہب کا آپس میں موازنہ کرنے والی بکس پڑھی ہیں"۔

"جبھی آپ کا دماغ اُلٹ گیا ہے" وہ جل کر بولی "کیا منہ دکھائیں گے قیامت کے دن خدا کو"۔ "بھئی اگر ایسا کوئی دن ہوا تو دیکھ لیں گے"۔

"کیا؟" اس کا منہ کھلا اور آنکھیں پھٹی رہ گئیں "آپ کو روزِ قیامت پر ایمان نہیں؟"

اس نے صرف کاندھے اچکا دیئے

"اوہ خدا!" صوفی نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا "کیا لکھا ہے میری تقدیر میں!"

"تقدیر؟" وہ ہنسا۔ "تقدیر کوئی شئے نہیں ہوتی مائی ڈیر صوفیہ ہر شئے انسان کے کچھ کرنے میں پوشیدہ ہے۔ انسانوں کی زندگیاں، آسمانوں پر نہیں لکھی ہوتیں" یہ تابوت کی آخری کیل تھی۔ صوفیہ نے دھندلائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر اس نے امّی کو کافی لاتے ہوئے دیکھا "امّی! مجھے سخت تھکن محسوس ہو رہی ہے میں آرام کروں گی"۔ آہستگی سے کہتی ہوئی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۵)

رو رو کر اس کی آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔ تبسم کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کو کیسے دلاسا دے کن الفاظ میں اس کی دلجوئی کرے۔ اس کا تو اپنا دل جیسے مٹھی میں آ گیا تھا

''صوفی.....صوفی یہ لو پہلے پانی پی لو اس طرح دل ہار کر رونے سے تو کچھ نہیں ہوگا نا''۔

''تبسم مجھے بتاؤ نا میں کیا کروں؟ مجھے ایسے حالات میں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے''۔

''فردوس ابھی تراویح پڑھ کر آتے ہی ہوں گے پھر ان سے ڈسکس کریں گے اس مسئلے کو''۔

''تبسم! میرا دل بہت گھبرا رہا ہے جانے اس مسئلے کا کیا حل نکلے۔ یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

کوئی معمولی بات تو نہیں ہے نا۔ ایسے خیالات رکھنے والا شخص دائرۂ اسلام سے
Digitized By eGangotri
خارج بھی ہوسکتا ہے۔ نہ جانے ہم لوگ بھی کیسے ہیں؟ کسی سے تعلق جوڑنا ہو تو اس کی شکل، اس کا جاب، اس کا فیملی بیک گراؤنڈ دیکھتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہم کسی کے خیالات کیوں نہیں جانتے تبسم؟'' تبسم نے سر جھکا لیا اس بات کا جواب اس کے پاس بھی نہ تھا۔ فردوس بھائی تراویح پڑھ کر آئے تو تبسم انہیں وہیں کمرے میں لے آئی۔

''کیوں بھئی۔ کیا مسئلہ ہے؟'' وہ شگفتگی سے بولے

''یہ موسم ابر آلود سا کیوں ہے؟''

''فردوس بھائی! ایک بات پوچھنی تھی آپ سے''۔

''جی پوچھئے شوق سے!'' وہ سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

''فردوس بھائی! ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہو لیکن اسلام کے ارکان پر اسے یقین نہ ہو۔ نماز کو وہ محض ایک ایکسر سائز کہے، روزے کو بلا جواز بھوکا پیاسہ رہنا سمجھے۔ زکوٰۃ کے سسٹم پر جسے اعتراض ہو اور اس کے خیال میں حج سے بہتر اتنے پیسے کسی خیراتی ادارے کو دے دیتا ہو جسے تقدیر پر، فرشتوں پر، روزِ قیامت پر یقین نہ ہو۔ ایسا انسان مسلمان ہوگا؟'' ''صوفی بہن'' وہ ہلکے سے ہنسے۔ ساری باتوں کے جواب تو آپ نے خود ہی دے دیئے ایک شخص کہے کہ وہ ساری دنیا کو دیکھ رہا ہے اور آنکھیں اس کی بند ہوں تو کیا ہم اس کی بات کا یقین کرلیں گے؟''

اور ایسے شخص سے تعلق رکھنا کیسا ہے؟'' اس نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا

''ایک اچھے مسلمان کا ہر تعلق خدا کیلئے ہوتا ہے''۔ اُنہوں نے سوچ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کر کہا ''مسلمان کسی سے محبت کرتا ہے تو خدا کیلئے کسی سے تعلق رکھتا ہے تو خدا کیلئے اس سے زیادہ اور آپ کی بات کا جواب کیا دوں؟ دنیا کا سب سے پہلا، سب سے مقدس، سب سے طاقتور رشتہ انسان کا اسکے رب سے ہوتا ہے۔ باقی ہر رشتہ اس رشتے کے آگے کمزور ہے۔ مسلمان کا تو جینا بھی اس کے خدا کیلئے ہوتا ہے اور مرنا بھی''۔ ''اور.....اور..... کسی سے اتنی محبت ہو جائے کہ اسے چھوڑنا بھی ناممکن لگتا ہو۔ تو؟''

''لوگ تو اپنے رب کی رضا کیلئے ماں باپ، اولاد کو چھوڑ دیتے ہیں صوفیہ جی۔ دنیا چھوڑ دیتے ہیں، ویسے کوشش تو کرنی چاہئے کہ ایسا شخص راہِ راست کو اپنا لے اور اگر کوششیں ناکام ہو جائیں تو اپنا دامن بچا لینا چاہئے!'' اور کتنی کوشش کی تھی صبح صوفی نے اسے قائل کرنے کی۔ اسے اچھے برے کی تمیز سکھانے کی لیکن بحث برائے بحث کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ قائل تو اسے کیا جا سکتا ہے نا جو قائل ہونا چاہتا ہو جبکہ سلیم نے ضد اور جہالت میں اس کی ہر بات کو غلط ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ ''کیا ہوتا ہے نمازیں پڑھنے سے؟ یہ تو صرف ایک ایسر سائز ہے اور تم لوگ ہر بات کا شور زیادہ مچاتے ہو عمل کم کرتے ہو، کیا ہر مسلمان پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے؟'' ''اگر نہیں پڑھتا تو کم از کم اس گناہ کی ایک خلش اپنے دل میں ضرور محسوس کرتا ہے اور یہی خلش اس کے مسلمان ہونے کا ثبوت ہے یہی خلش اپنی شدتوں پر پہنچ کر کسی کو متقی اور برگزیدہ بنا ڈالتی ہے اور یہی خلش اگر دل میں باقی نہ رہے تو سیاہ دل ہو جاتا ہے آپ کی طرح'' لیکن اس کے دل و دماغ پر شیطان نے پوری طرح گمراہی کی سیاہی پھیلا رکھی تھی۔ اس نے نہ روزے کے فوائد تسلیم کئے نہ حج اور زکوٰۃ کے۔

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اسے نہ روزِ قیامت کا یقین تھا اور نہ ہی لوحِ محفوظ پہ لکھی تحریر کا" یہ سب مان بھی لیا جائے صوفیہ" اس نے اطمینان سے کہا تھا" تو تم بتاؤ جو اتنی سخت سزائیں ہیں اسلام میں کیا ٹھیک ہیں؟ غلطی تو انسان سے ہی ہو جایا کرتی ہے کیا کسی کے ذرا سے بہک جانے پر اسے پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دینا ٹھیک عمل ہے؟"

جن ممالک میں اس ذرا سے بہک جانے کی سزائیں اتنی سخت نہیں ہیں، وہاں کا حال جانتے ہیں آپ؟" وہ انتہائی تلخ ہو گئی جس ترقی یافتہ ملک سے آپ لوٹے ہیں جہاں کی شخصی آزادی کے آپ قائل ہیں، وہاں پھیلنے والی بیماریوں کے متعلق کیا خیال ہے آپ کا؟ جہاں بارہ تیرہ برس کے بچے ان حرکتوں کا ارتکاب کرنے لگے ہیں جن کے متعلق سوچ کر روح کانپ جاتی ہے۔ یہ سب آپ کی نظر میں ٹھیک ہے؟ جو سزائیں آپ کی نگاہ میں سخت اور انسانی برداشت سے بڑھ کر ہیں، ذرا انہیں تصور میں ہی لا گو کر کے دیکھئے وہ سکون اور امن پھیلے گا کہ دنیا جنت سے بڑھ کر لگے گی۔ قاتل کی سزا ذرا مقتول کے عزیزوں کے دل سے پوچھے اس لڑکی کے دل سے پوچھیں جسے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہو تو وہ آپ کو بتائے کہ ایسے شخص کی سزا کیا ہونی چاہئے۔ پھر اللہ تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے..... بھلا وہ چاہنے والا رب، ظالم کو معاف کر دے گا یا مظلوم کے دل سے اٹھتی خواہش کے مطابق سزا دے گا؟"

اور سلیم نے چپ چاپ فون بند کر دیا تھا وہ مزید بحث چاہتا تھا اور نہ اپنے خیالات تبدیل کرنے پر آمادہ تھا اور صوفی، فردوس بھائی سے باتوں کے بعد اس لامتناہی سوچ کے رستے پر چل پڑی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۶)

پھر بہت سے دن یونہی خاموشی سے بیت گئے تھے نہ اس نے دوبارہ سلیم سے بات کرنے کی کوشش کی تھی نہ اس نے فون کیا اور نہ خود آیا۔ امّی نے اسے کئی بار بازار چلنے کیلئے کہا لیکن وہ ٹال گئی تھی۔

''امّی! چند دن رہ گئے ہیں عید آنے میں عید کے بعد چلیں گے۔ بہت رش ہوتا ہے آج کل''۔ ''صوفیہ! کل ڈھائی مہینے رہ گئے ہیں جلدی جلدی کام نپٹ جاتا تو اچھا تھا!'' ''ہو جائے گا امّی'' اس نے بے دلی سے کہا تھا۔ ہر شے سے اس کا دل اُچاٹ ہو چکا تھا۔ اسے خود بھی علم نہ تھا کہ آگے ہوگا کیا؟ خدا نے جس آزمائش میں اسے ڈال دیا ہے، وہ اس میں کیسے سرخرو ہو پائے گی؟ کبھی کبھی تو شیطان اس پر پوری طرح حاوی ہو کر اسے سمجھاتا کہ جو ہو رہا ہے، ہونے دو آنکھیں بند کر کے بے خبر بن جاؤ۔ ہنسی خوشی زندگی گزار دو۔ خوشیاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مناؤ لیکن اگلے ہی لمحے خدا کا خوف پوری طرح اس کے دل میں جاگزین ہو جاتا۔ ''مسلمان محبت کرتا ہے تو خدا کیلئے اور کسی سے بغض رکھتا ہے تو خدا کیلئے''۔ فردوس بھائی کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی۔

وہ ایک مسلمان لڑکی تھی ایک ایسے شخص کا گھر کیسے بسا ڈالتی جو کھلے عام اسلام کے نکات کو، اس کے اصولوں کو تنقید کا نشانہ بناتا تھا۔ وہ انہی الجھنوں کا شکار رہی، عید آ گئی رمضان شروع ہوا تھا تو اسے عید کا کتنا انتظار تھا۔ کتنی خوشی تھی۔ کیسے پروگرام بنائے تھے اس نے۔ اب دل بجھ کر رہ گیا تھا۔ امّی اور پاپا کیلئے اس نے زبردستی خود پر بشاشت طاری کر کے نئے کپڑے پہنے، ہلکا پھلکا میک اَپ کیا اور باہر آ کر امّی، پاپا کو عید مبارک کہی۔ دونوں نے اسے اپنے سینے لگا کر پیار کیا اس نے صوفیہ کی آنکھوں کو نم کر دیا۔ اس گھر میں، محبت کے اس سائبان تلے یہ اس کی آخری عید تھی۔ ''یہ ہے میری بیٹی عیدی''۔ پاپا نے ہزار کا نوٹ اس کی جانب بڑھایا

''اور انکل میری عیدی؟'' اندر آتی تبسم وہیں سے چیخی

''عید مبارک!''

''عید مبارک'' صوفیہ اس سے لپٹ گئی۔ پاپا نے تبسم کو بھی عیدی دی۔

''آداب!'' اس نے جھک کر کہا تو امّی، پاپا نہیں دیئے ''چلو لینے آئی ہوں تمہیں ڈھیر ساری چیزیں ڈائنگ ٹیبل پر سجا کر آئی ہوں۔ جاتے ہی ٹوٹ پڑیں گے''۔

''جاؤں امّی؟''

''ہاں ہاں جاؤ'' امّی کے بجائے پاپا بولے ''تم بچوں کی ہی تو عید ہوتی ہے تم ہی انجوائے کرو''۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''آنٹی شام کو بھجواؤں گی اب اسے''۔ تبسم دروازے سے نکلتے ہوئے چیخی تھی تبسم کی شوخی اور شرارتیں اپنے جوبن پر تھیں۔ صوفیہ اپنی الجھنیں بھول کر ہنسنے مسکرانے لگی۔ پورا دن دونوں نے باتیں کر کے، گانے گا کر، چیزیں کھا کھا کر گزار دیا۔ شام اُترنے لگی تو وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

''بس تبسم کی بچّی! مزید میں نے کچھ کھایا یا مزید ہنسنے کی کوشش کی تو میرا پیٹ پھٹ جائے گا اب میں جا رہی ہوں''۔

''بیٹھ نا صوفی۔ پھر ہم کہاں تم کہاں''۔

''بری باتیں نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں پھر ملیں گے گر خدا لایا۔ امّی، پاپا کہیں گے کیسی خود غرض اولاد ہے ان کے ساتھ ذرا عید نہیں گزاری میں نے''۔

''اچھا ٹھیک ہے کل ملیں گے''۔

''اب تم آنا کل ٹھیک؟''

''ہاں!''

اس نے سر ہلایا اپنی دھن میں مگن وہ اندر چلی آئی پھر ٹھٹھک کر رک گئی۔ سلیم اور اس کے والدین ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ واپس جانا ممکن نہ تھا، سو سب کو سلام کر کے وہ وہیں بیٹھ گئی۔ پل بھر کو جو اس نے سلیم کی جانب نگاہ کی، وہ پتھر کی ہو کر رہ گئی۔ کتنا کمزور ہو رہا تھا وہ۔ کتنا پریشان لگ رہا تھا بغیر شکن کے، کلف لگے شلوار قمیص اور سلیقے سے جمائے گئے بالوں کے باوجود کوئی بات تھی جو اس کی منتشر خیالی کا، ذہنی پریشانی کا اعلان کر رہی تھی۔ وہ بکھرا بکھرا لگ رہا تھا۔ وہ مزید وہاں بیٹھی نہ رہ سکی اور معذرت کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی۔ وہ جانتی تھی سلیم کی اس حالات کا سبب، اسی کی بے نیازی تھی۔ اس کی ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بے رُخی تھی۔ اس کا اپنا دل بے قرار ہو چلا تھا۔ اس نے کیسٹ پلیئر آن کر دیا ''غم ہے یا خوشی ہے تو، میری زندگی ہے تو'' گیت کے بول تھے یا کوئی نشتر اُس کے دل کا درد قطرہ قطرہ اس کی آنکھوں سے ٹپکنے لگا

''صوفیہ!'' وہ اس کے عقب میں آ کر کب کھڑا ہوا تھا۔ اسے قطعاً علم نہ ہو سکا تھا۔ اس کی آواز پر وہ چونک اٹھی۔ کیسٹ پلیئر آف کر دیا۔ ''بیٹھئے'' اس نے اخلاقی فریضہ نبھایا

''خفا ہو؟''

وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ ''حیران ہوں کیسا موڑ ہے میری قسمت کا''۔

''پھر وہی قسمت کی رٹ! مجھے بتاؤ صوفی قسمت کیا ہوتی ہے؟ تقدیر کسے کہتے ہیں؟ کیا تمہاری یہ بے نیازی، بے رخی قسمت ہے؟ کیا کسی کے پَر کاٹ کر پھر پنجرے میں اس کی بے بسی کا تماشا دیکھنے کو تقدیر کہتے ہیں؟ تم میرے ساتھ ایسے کیوں کر رہی ہو؟ کیا محبت کا مطلب اپنے خیالات سے دستبرداری ہے؟'' وہ چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی ''احسان دانش کا ایک شعر ہے سلیم صاحب ؎

آجاؤ گے حالات کی زد پر جو کسی دن
ہو جائے گا معلوم خدا ہے کہ نہیں ہے

کبھی نہ کبھی آپ کی زندگی میں بھی ایسا کوئی موڑ آئے گا جب آپ محسوس کریں گے کہ ہر شے کو ممکن کرنا صرف تدبر کا نام نہیں۔ کچھ ہے جو انسانی طاقت کی حدوں سے اونچا ہے۔ کچھ ہے جہاں تک انسانی کوششوں کی پرواز

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ناممکن ہے۔ بس جس وقت آپ کو اس بات پر یقین آ گیا آپ کو ہر بات سمجھ میں آ جائے گی''۔

''یہ بے نیازی کب تک رہے گی؟''

''اس سوال کا جواب تو میرے پاس بھی نہیں ہے''۔

''میرے بغیر رہ لوگی؟''

''آپ کے لوٹنے کی دعا کروں گی''۔

اُس نے گہری سانس لی ''دعا کروں گی کہ آپ کو پالوں''۔ ''دعا؟'' وہ ہنسا ''کیسی دُعا؟ میں تمہاری دسترس میں ہوں چاہو تو ابھی اپنا لو'' ''آپ نہیں سمجھیں گے''۔ وہ مایوسی سے بولی ''آپ کو تو شاید دعا پر بھی اعتبار نہ ہو''۔

''میں نے کبھی کسی شئے کیلئے دعا نہیں مانگی۔ دیکھو کیا نہیں ہے میرے پاس؟''

''اور جو کچھ آپ کے پاس ہے اگر اس میں سے کوئی بہت قیمتی سی شئے کھو جائے پھر کیا کریں گے؟ کس سے مانگیں گے؟''

''مثلاً کیا؟''

''مثلاً میں'' ''تم! تم کیسے کھو سکتی ہو تم تو ہو ہی۔ میری منکوحہ ہو میری''۔

''منکوحہ!'' وہ دھیرے سے ہنسی ''اور اگر میں کہہ دوں کہ اس کاغذ کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے پھر؟ آپ کی طرح اگر میں بھی جھٹلانا چاہوں تو کیا اس کاغذ کے ٹکڑے کو نہیں جھٹلا سکتی؟''

''تم ایسا نہیں کر سکتیں'' وہ ہلکے سے چیخا صوفی! میں۔ میں تمہیں چاہتا

Jammu Treasures Collection at Srinagar

ہوں اور تمہیں حاصل کروں گا ہر حال میں''۔ وہ مُڑا اور باہر نکل گیا۔ وہ تادیر
Digitized By eGangotri
کھڑی ہلتا ہوا پردہ دیکھتی رہی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۷)

''امّی! میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ کم از کم ایک سال تک!'' اس نے امّی کو فیصلہ سنایا تھا اور وہ دم بخود رہ گئی تھیں۔

''کیا کہہ رہی ہو صوفی اور کیوں؟'' وہ پریشان ہو گئیں ''کچھ ہوا ہے کیا؟'' ''کچھ نہیں امّی کچھ بھی نہیں'' اس نے ان کے گلے میں باہیں ڈال کر یقین دلایا ''بس میں نجانے کیوں ذہنی طور پر تیار نہیں ہو پا رہی ہوں۔ میں کچھ عرصہ مزید رہنا چاہتی ہوں آپ کے اور پاپا کے ساتھ۔ آپ ان لوگوں سے کہہ دیں امّی۔ پلیز میری خاطر!'' ''صوفی جانو! کوئی اور بات ہو تو بتا دو مجھے میں ماں ہوں تمہاری''۔ ''اور کوئی بات نہیں ہے امّی یقین کر لیں نا'' اور وہ خاموش ہو گئی تھیں۔ دراصل وہ اپنے اتنے پیارے، اتنی بے تحاشا محبت کرنے والے ماں باپ کو اچانک کوئی صدمہ پہنچانا نہیں جانتی تھی۔ وہ جانتی تھی پاپا بہت جلد پریشان ہو جانے والے اور ہر بات دل پر لے لینے کے عادی تھے۔ حالانکہ اسے علم تھا کہ جو راستہ اس نے منتخب کیا ہے اُس پر کانٹے تو ہوں گے ہی پھر بھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وہ چاہتی تھی کہ کچھ اور سوچ لے۔ تھوڑا سا وقت اور اسی طرح گزرنے دے کیا خبر کوئی راستہ نکل ہی آئے لیکن حقیقت یہی تھی کہ جس وقت سلیم اُس کے کمرے سے نکل کر گیا تھا اُسے لگا تھا کہ اسی طرح وہ اس کی زندگی سے بھی نکل گیا ہے ہمیشہ کے لئے اور پھر وہ اس کی زندگی میں داخل ہوا بھی کب تھا؟ ہو بھی کیونکر سکتا تھا اپنے خیالات کی رو سے وہ کسی طور بھی مسلمان نہ تھا اور غیر مسلم سے بھلا نکاح کب جائز ہے؟ امّی نے ان لوگوں سے نجانے کس طرح سے بات کی تھی، اسے علم نہ تھا۔ علم اسے تب ہوا جب سلیم نے اسے فون کیا:

''کیوں زندگی خراب کر رہی ہو بے وقوف لڑکی، اپنی بھی اور میری بھی''

''یہاں تو ایمان داؤ پر لگنے چلا تھا سلیم جی! آپ زندگی کی بات کرتے ہیں''۔

''کیا احمقانہ اور فضول بات ہے''

''آپ کے نزدیک ہوگی میرے لئے تو معیارِ زندگی ہے''۔

''تم پچھتاؤ گی صوفی!''

''کبھی بھی نہیں ایک پل کے لئے بھی نہیں۔ میرا ایمان اتنا مضبوط نہ تھا سلیم صاحب، جتنا آپ کی کمزور ایمانی نے بنا ڈالا''۔

''کب تک امید لگاؤ گی مجھ سے کہ میں بدل جاؤں گا''۔ ''امید تو مجھے اپنے خدا سے ہے اسی پر بھروسہ کر کے رکھا ہے پہلا قدم'' اس نے مایوس ہو کر فون بند کر دیا۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۸)

اور پھر کتنے ہی دن گزر گئے جس تاریخ کو ان کی شادی ہوئی تھی، وہ آئی اور آ کر گزر بھی گئی۔ سلیم نے اُسے پھر قائل کرنے کی کوشش کر ڈالیں لیکن ثابت قدم رہی۔ ان دونوں کی اس بحث کا علم نہ صوفی کے امّی، پاپا کو تھا نہ سلیم کے والدین کو اور اب صوفی چاہتی تھی کہ اس بات کا علم امّی، پاپا کو ہو جائے تو اچھا ہے۔ وہ سلیم سے خُلع چاہتی تھی۔

''صوفی۔ صوفی۔ تم پاگل ہو گئی ہو؟'' اس کی بات سن کر وہ چیخا تھا

''مجھے نہیں معلوم سلیم صاحب کہ میں کیا تھی اور کیا ہو گئی ہوں!'' اس نے آنکھیں بند کر کے کہا ''میں آزادی چاہتی ہوں، رہائی چاہتی ہوں، تمہاری محبتوں سے'' تمہاری یادوں سے ہر شئے سے مجھے آزاد کرو سلیم صاحب!'' اس نے ریسور پٹخ دیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۱۹)

''ذراسی بات ہے اور افسانہ بنالیا''۔ میز کے پیچھے بیٹھا اشرف ہنسا

''ذراسی بات؟ میری پوری زندگی کا سوال ہے اور تمہیں ذراسی بات لگتی ہے؟'' وہ خفگی سے بولا

ذراسی بات ہی تو ہے دیکھو سلیم! تمہارے خیالات کا مجھے بھی علم ہے اور اختلاف بھی ہے۔ اب اگر تم مجھ سے کہو کہ تم بدل گئے ہو بالکل تو تمہارے دل کے حال کا مجھے کیا علم؟''

''کیا مطلب ہے؟'' وہ چونکا ''بھئی، سیدھی سی بات ہے ذراسی لڑکی ہے۔ ایک ضد چڑھ گئی ہے اسے جیسے بچے کو ٹافی دے کر بہلاتے ہیں، ویسے ہی بہلا دو اُسے''۔ وہ خباثت سے ہنسا ''یعنی جھوٹ بولوں'' ''ارے یار! پہلے کونسی تمہاری زندگی بڑے اور سچے آدرشوں کے مطابق گزر رہی ہے جو ایک جھوٹ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے گھبرا رہے ہو اور ذرا سے جھوٹ سے بہت سا بھلا ہو رہا ہو تو کیا برائی ہے''۔ سلیم سوچنے لگا پھر اس کا چہرہ کھل اُٹھا:

''کہتے تو تم ٹھیک ہو اشرف''

''ہم تو ہمیشہ ہی ٹھیک کہتے ہیں بھائی تم آئے ہی اتنے دنوں میں ورنہ کب کا مسئلہ حل ہو جاتا''۔ ''وہ مان جائے گی؟'' اس نے سوچ میں گم ہو کر پوچھا ''جیسا ثبوت مانگے، دے دینا جو چاہے کر لینا، بھلا تمہارا کیا جاتا ہے۔ بس رخصتی ہو جائے''۔

''ورنڈرفل'' وہ کھڑا ہو گیا۔

''اچھا اب میں چلتا ہوں''۔

''چائے آ رہی ہے!''

''ابھی نہیں یار! ذرا جلدی ہے'' اس نے ہاتھ ملایا ''سمجھتا ہوں، سمجھتا ہوں'' وہ ہنستا گیا۔

صوفیہ! مجھے اپنے جیسا بنا لو۔ صوفی! تم نے ایک اعتبار، ایک یقین اُتارا ہے میرے دل میں۔ ایک چراغ روشن کیا ہے میرے اندر۔ خدا کی ذات کا یقین تو مجھے پہلے بھی تھا۔ اب تقدیر پر یقین بھی آ گیا ہے کہ اگر تدبیر سے سب کچھ ممکن ہوتا تو اب تک میں تمہیں پا چکا ہوتا''۔ وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔ سامنے بیٹھی صوفی کے چہرے پر روشنیاں اُترنے لگیں۔ گلاب کھلنے لگے اور سلیم کے سارے وجود میں بہار ہی بہار بھر گئی۔

''تمہیں میرا اعتبار ہے نا صوفی؟''

اس نے خوشی سے اثبات میں سر ہلایا اور پلکیں جھپک کر آنسو پینے کی

Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

کوشش کرنے لگی ''آپ۔آپ.....لوٹ آئے نا سلیم صاحب؟''

Digitized By eGangotri

''ہاں صوفیہ تمہاری وجہ سے نہیں بلکہ خود بخود ایک تبدیلی میرے اندر نمودار ہوئی۔میں خود نہیں سمجھ پایا کیوں''

''سلیم'' اس کی خوشی انتہاؤں پر تھی۔''سلیم جی۔چلیں میرے ساتھ چلیں''۔

''کہاں؟'' وہ حیران ہوا''بس جہاں میں کہوں۔ٹھہریں میں امّی کو بتا کر آتی ہوں''۔وہ اندر کی طرف بھاگی

''چلنا کہاں ہے؟'' دونوں کار میں آبیٹھے تو وہ ہنسا۔

''مسجد''''مسجد؟'' اُسے حیرانی ہوئی۔''ہاں!''

اس نے اثبات میں سر ہلایا''جامع مسجد چلیں وہاں آپ سچے دل سے کلمہ پڑھیں گے پھر دوبارہ نکاح پڑھوائیں گے''۔

صوفی!وہ حیرت سے ہنسا''میں مسلمان ہوں بھئی''۔

''پلیز سلیم جی'' اُس نے منت بھرے لہجے میں کہا''میری خاطر۔میرے اطمینان کی خاطر''۔

''اوکے'' اس نے کاندھے اچکا دیئے۔اسے بہر حال اسے پانا تھا اور اشرف کی باتیں بھی یاد تھیں۔

''صوفی!ویسے ایک بات کہوں،ناراضی تو نہیں ہوجاؤ گی''۔

''نہیں'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''صوفی!فرض کرو اگر صرف تمہیں پانے کیلئے میں ایسا کرتا تو؟ تمہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا پتہ چلتا؟" سلیم صاحب" وہ ہنسے گی "میں نے کہا تھا نا میں نے آپ پر نہیں اپنے رب پر بھروسہ کیا ہے اور ابھی بھی اسی اعتماد، اسی بھروسے کے سہارے آپ کے ساتھ جا رہی ہوں"۔ نجانے کیوں لمحہ بھر کے لئے اسٹرینگ پر اس کے ہاتھ کانپ گئے اور پھر اچانک جانے کیا ہوا۔ فضا گولیوں کی آواز سے گونج اُٹھی اور اس نے برابر بیٹھی صوفیہ کی چیخ سنی۔ گاڑی لہراتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر رُک گئی۔

"صوفی صوفی کیا ہوا؟" اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے؟ اجل کہاں سے نمودار ہوئی تھی وہ گولی کس ریوالر سے نکلی تھی۔ اس نے بس اتنا دیکھا تھا کہ برابر بیٹھی صوفیہ جیتی جاگتی گڑیا سے بے جان مورت میں تبدیل ہو رہی تھی۔ گولی اس کے بائیں کاندھے سے ذرا نیچے لگی تھی..... درندے نہ جانے کہاں سے آکر کہاں روپوش ہو گئے تھے، وہ نہیں جانتا تھا۔ سڑک دور دور تک سنسان ہو گئی تھی، ہر کوئی جان بچانے کو بھاگ نکلا تھا۔ اس کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔

"صوفی، صوفی..... آنکھیں کھولو" اس نے مردہ ہوتی صوفیہ کو جھنجوڑ ڈالا۔ "دیکھو تم مجھے اس طرح چھوڑ کر نہیں جا سکتیں مانا کہ میں نے تمہیں دھوکہ دینا چاہا لیکن بے وفائی تو نہیں کی نا تم کیوں بے وفا ہو رہی ہو صوفی"۔ صوفیہ کے جسم سے لہو ابل رہا تھا اور وہ ڈاکٹر سلیم کتنا بے بس تھا اس لمحے۔ اس کا فرسٹ ایڈ باکس ہمیشہ گاڑی میں ہی ہوتا تھا اور آج ہی وہ ہاسپٹل میں بھول آیا تھا۔ گاڑی کا ٹائر پنکچر تھا۔ سڑک سنسان تھی اور صوفیہ اس کی آنکھوں کے سامنے دم توڑ رہی تھی۔

Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

آجاؤ گے حالات کی زد پر جو کسی دن
ہو جائے گا معلوم خدا ہے کہ نہیں ہے

اس کے کانوں میں صوفیہ کی آواز گونجی تھی ''کبھی نہ کبھی آپ کی زندگی میں بھی کوئی ایسا موڑ آئے گا جب آپ محسوس کریں گے کہ ہر شے کو ممکن کرنا صرف تدبیر کا نام نہیں۔ کچھ ہے جو انسانی طاقت کی حدوں سے اونچا ہے۔ کچھ ہے کہ جہاں تک انسانی کوششوں کی پرواز ناممکن ہے''۔ ''اے خدا! اے خدا! مجھے تسلیم ہے کہ تو بلند ہے برتر ہے''۔ وہ سڑک کے بیچوں بیچ حالت سجدہ میں تھا۔ ''اے خدا تیری حکمت کہ انسانی سوچ کی پرواز سے بالاتر ہے۔ تیری پکڑ کہ زبردست ہے میں نے دھوکہ دینا چاہا بھی تو کسے؟ جو تجھ پر یقین کر کے گھر سے نکلی تھی۔ الٰہی مجھے معاف کر دے''۔ نماز کیوں پڑھتے ہیں اور سجدہ کیسی لذت کا نام ہے اس نے محسوس کیا۔ اپنی پریشانی، اپنے غم ایک ہستی کے حوالے کر کے اس سے دعا کے نام پر خوشیاں لے لینا کتنا بھلا سودا تھا۔ اس کی رگ رگ میں یقین اُتر رہا تھا۔ ''میرے خدا مجھے معاف کر دے۔ میرے گناہوں کی سزا ایک معصوم کو نہ دینا مالک۔ تیری رحمت کبھی مایوس نہیں لوٹاتی اور میرے ہاتھ تو پہلی بار اُٹھے ہیں تیرے دربار میں۔ اس یقین کے ساتھ کہ توبہ کا در کبھی بند نہیں ہوتا اور اس التجا کے ساتھ کہ اب یہ سر ہمیشہ تیرے آگے جھکا رہے گا۔ یہ ہاتھ ہمیشہ تجھ سے ہی مانگیں گے، تیری ہی بارگاہ میں اٹھیں گے، کوئی گاڑی اس کے قریب آ کر رُکی تھی۔ اس نے سر اُٹھایا ''کون ہو بھئی؟''

وہ انجان آدمی نہ جانے کہاں سے آ رہا تھا جسے تھوڑی دیر قبل اس علاقے میں ٹوٹ پڑنے والی قیامت کا بھی علم نہ تھا۔ ''میری صوفی کو بچا لو۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پلیز اسے ہاسپٹل لے چلو"۔ وہ گڑگڑایا "میں ڈاکٹر ہوں"۔

وہ گاڑی سے اُتر آیا اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ بکس تھا "یہ زندہ ہیں....." اسٹیتھسکوپ سے چیک کر کے اُس نے بتایا "فوری طور پر ہاسپٹل لے جانا ہوگا"۔

صوفی کو ہوش آیا تو سب اس کے اردگرد تھے اس کے اپنے، اس کے پیارے "میری جان میری بیٹی" امّی رو رہی تھیں یا ہنس رہی تھیں اسے علم نہ ہوسکا۔

"صوفی جان نکال لی تھی تم نے میری" تبسم نے اس کا ہاتھ تھاما۔ اس کے ہاتھ بالکل برف ہو رہے تھے "پورے چوبیس گھنٹے بعد ہوش میں آئی ہیں محترمہ اور ہاں اب تمہارے جسم میں میرا بھی خون شامل ہے"۔ اس نے اترا کر بتایا۔ صوفیہ کے بے رنگ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھلی۔

سلیم کی امی نے اسی وقت اس پر سے صدقہ اُتارا۔

"تبسم" اس نے جیسے سرگوشی میں کہا "س س س سلیم کیسے ہیں؟ ٹھیک ہیں نا وہ!" "ہاں"۔ وہ مسکرائی..... بالکل ٹھیک ہیں۔ اب تم بھی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تو جلدی سے رخصتی کر دیں۔ توبہ تنگ کر کے رکھ دیا ہے"۔

"لیکن وہ ہیں کہاں؟"

اس نے بے چینی سے کمرے میں نظر دوڑائی۔

"باہر فردوس کے ساتھ نماز شکرانہ پڑھ رہے ہیں" تبسم مسکرائی اور صوفیہ کو اس کی مسکراہٹ مونالیزا سے کہیں زیادہ حسین لگی"۔

□○□

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عمر فرحتؔ ایک جوان سال قلمکار ہے، جس کی نگارشات ملک کے کئی رسالوں میں شائع ہو چکی ہیں، جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مستقبل کے میدان ادب میں عمر فرحتؔ تیز ریس کا گھوڑا ثابت ہو سکتا ہے۔ ہر چند کہ یہ نوجوان قلمکار جموں کشمیر کے سرحدی علاقے سے تعلق رکھتا ہے لیکن راجوری سے ناول نگاری کے میدان میں اُبھرنے والی ایسی آواز ہے جس سے نئی نسل کو یقیناً ناول نگاری کی تحریک ملے گی۔

ڈاکٹر مظفر حنفی
سابق پروفیسر اقبال چیئر
(کلکتہ یونیورسٹی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عُمر فرحت ایک جواں سال اور جواں فکر قلمکار ہے۔ گزشتہ دو تین برسوں سے اُن کا نام ہندوستان سے چھپنے والے مختلف جریدوں میں نظروں سے گزرتا رہا، یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ابھی تک راجوری میں ادب کی شمع ضوفشاں ہے۔ عُمر کا اسلوب سادہ مگر دلکش اور جاذب ذہن ہے جو قاری کو اپنی گرفت میں لینے کی پوری صلاحیت سے معمور ہے، ان کی تخلیقی کائنات بہت وسیع ہے۔ ابھی اِن کی صرف ابتدا ہی ہوئی ہے، جیسے جیسے اِن کا تجربہ نکھرے گا اور احساس وشعور میں وسعت پیدا ہوگی۔ ویسے ویسے ان کے علم میں جولانیاں بڑھتی جائیں گی، پھر وہ ادب کی نئی بلندیاں بھی سر کرلیں گے، ان کا یہ ناولٹ "نِرا کار" ہمارے اِس یقین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اُردو ناول کی تاریخ جب بھی لکھی جائے گی مورخ اُن کے نام کو نظر انداز نہیں کرے گا، اُن کی تحریروں کو پڑھ کر یہ گماں ہوتا ہے کہ اُن کی یہ کوششیں ضرور راجوری کو اپنا کھویا ہوا وقار واپس دلانے میں کامیاب ہوں گی۔

پرویز مانوس

سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.